إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء — عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

جماعت احمدیہ کا مسلم آرگن جسے ۱۹۱۳ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۸۸ | مورخہ ۸ مئی ۱۹۲۸ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۷ ذیقعدہ ۱۳۴۶ھ | جلد ۱۵

۱۷ جون ۱۹۲۸ء کے جلسہ میں لیکچر دینے والے اصحاب

۲۶ اپریل ۱۹۲۸ء کو مختلف صوبجات کے ان اصحاب کی تعداد جنہوں نے ۱۷ جون کے جلسہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر لیکچر دینے کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ حسب ذیل ہے ؛

نمبر شمار	نام صوبہ	کل تعداد	احمدی	غیر احمدی	ہندو	سکھ
۱	پنجاب	۵۲۲	۳۹۰	۱۲۴	۵	۳
۲	بلوچستان	۴	۲	۱	۱	
۳	مالابار	۲	۲			
۴	بمبئی	۴	۳	۱		
۵	ایران	۱	۱			
۶	مدراس	۱	۱			
۷	دکن	۸	۶	۲		
۸	افریقہ	۲	۲			
	میزان	۵۴۳	۴۰۷	۱۲۸	۶	۲

نمبر شمار	نام صوبہ	کل تعداد	احمدی	غیر احمدی	ہندو	سکھ
۹	بہار واڑیسہ	۳۱	۲۳	۸		
۱۰	سی۔پی	۶	۴	۲		
۱۱	یو۔پی	۷۸	۳۵	۴۱	۲	
۱۲	آسام وبرما	۲	۱	۱		
۱۳	بنگال	۲۸	۲۶	۲		
۱۴	سرحد	۳۱	۲۸	۳		
۱۵	سندھ	۷	۶	۱		
۱۶	دہلی	۱۲	۹	۳		
	میزان	۱۹۵	۱۳۲	۶۱	۲	
	کل میزان	۷۳۹	۵۳۹	۱۸۹	۸	۳

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے اچھی ہے ؛

منشی محمد صادق صاحب جس غرض کے واسطے کراچی گئے تھے۔ وہ پوری کرکے واپس آگئے ہیں۔ محمڈن ینگ مین ہال میں آپنے ایک انگریزی لیکچر بھی دیا ؛

مولوی اللہ دتا صاحب ۴ مئی کو کتھووالی ضلع لائلپور گئے۔ جہاں غالباً مناظرہ ہوگا ؛

جناب مولوی ذوالفقار علی خاں صاحب ناظر اعلیٰ ایک ہفتہ کی رخصت پر دہلی گئے ہیں۔ صاحبزادہ حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ان کی جگہ کام کریں گے ؛

پچھلے ہفتہ ایک سکھ پیارا سنگھ صاحب متوطن ضلع گوجرانوالہ مسلمان ہوئے۔ اسلامی نام عطاء الرحمٰن رکھا گیا ہے ؛

اس نقشہ سے ظاہر ہے کہ بعض صوبوں کی تعداد نہایت ہی کم ہے۔ ابھی وقت ہے کہ احباب کوشش کرکے مزید اصحاب کی درخواستیں دفتر ترقی اسلام قادیان میں بھجوا دیں۔

اس وقت تک صوبہ پنجاب سب سے بڑھا ہوا ہے۔ اس کے بعد یوپی کا نمبر ہے جہاں کے مسلمان خاص طور پر قابل تعریف ہیں۔ چونکہ اس صوبہ میں احمدیوں کی تعداد کم ہے۔ اس لئے ان کے مقابلہ میں دوسرے مسلمانوں نے زیادہ تعداد میں اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ اور امید ہے کہ جلسہ کو خاص طور پر کامیاب بنانے کے لئے وہ اپنے ہاں پوری کوشش فرمائیں گے۔

الفضل کا "خاتم النبیین نمبر"

جیسا کہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ ۱۲ رجون کو الفضل کا ایک خاص پرچہ "خاتم النبیین نمبر" کے نام سے شائع کیا جائیگا۔ جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے متعلق نظم و نثر میں اہل علم اور اہل قلم اصحاب کے گراں پایہ مضامین شائع کئے جائیں گے معزز اور سر کردہ مسلمانوں کے علاوہ دیگر مذاہب کے سربر آوردہ اصحاب سے بھی مضمون حاصل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ جماعت احمدیہ کے بہت سے بزرگ تو مضمون دینے کا وعدہ بھی فرما چکے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے امید ہے۔ یہ نمبر لحاظ مضامین نہایت اعلیٰ پایہ کا ہوگا۔ ظاہری لحاظ سے خوشنما بنانے کی بھی کوشش کی جائیگی۔ احباب اپنے اپنے ہاں ۱۷ رجون کے جلسہ میں جس قدر پرچے فروخت کرسکیں۔ ان کا اندازہ لگا کر فوراً مینیجر صاحب الفضل کو اطلاع دیں۔ قیمت فی پرچہ تین آنے ہوگی۔ اور ایک روپیہ کے ۶ مطلوبہ پرچوں کی قیمت پیشگی آنی چاہیئے۔ یا وی۔ پی کے لئے لکھنا چاہیئے۔

اشتہار دینے والوں کیلئے موقعہ

الفضل کا یہ پرچہ بہت بڑی تعداد میں شائع کیا جائیگا۔ جو کم از کم ایک لاکھ آدمیوں کے مطالعہ میں آئیگا۔ اشتہار دینے والے اصحاب بہت جلد اپنے لئے جگہ ریزرو کرالیں۔ نرخ بہت ارزاں ہے۔ اور اشتہارات کے لئے بہت تھوڑے صفحے مخصوص ہوں گے۔ اشتہار عمدہ خاکہ اور خوبصورت نقش و نگار کے ساتھ شائع کئے جائیں گے۔

رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر لیکچر دینیوالے اصحاب سے التماس

۱۷ رجون کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر لیکچر دینے کے لئے ہر جگہ جس جلسہ کی تجویز ہے۔ اور جس میں لیکچر دینے کے لئے اکثر احباب نے اپنا نام پیش کیا ہوا ہے۔ اس موقعہ پر "الفضل" کا ایک خاص پرچہ شائع کیا جائیگا۔ جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک زندگی کے مختلف پہلوؤں پر نظم و نثر میں اہل علم اصحاب کے مضامین درج ہوں گے۔ بہت ہی مہربانی ہوگی۔ اگر ایسے احباب اپنی اس تیاری کے نتیجہ میں جو انہوں نے لیکچر کے لئے کی ہے۔ مضمون لکھکر بہت جلدی ارسال فرمائیں گے تاکہ میں اسے خاص پرچہ میں درج کرسکوں۔ اور اس طرح آپ دوہرے ثواب کے مستحق ہو جائیں۔ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اور کام بہت اہم ہے۔ جس قدر جلدی آپ مضمون بھیجیں گے۔ اسی قدر زیادہ آپ کا ممنون ہوں گا۔ مضمون صاف اور کاغذ کے ایک طرف لکھا ہوا ہو۔

امید ہے۔ کہ وقت کی قلت کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ آپ میری طرف سے مکرر یاد دہانی کے منتظر نہ رہیں گے۔ اور بہت جلد مضمون ارسال فرمائیں گے۔

خاکسار :- ایڈیٹر الفضل قادیان

مسلمان خواتین توجہ فرمائیں!

جون کے پہلے عشرہ میں الفضل کا ایک خاص پرچہ "خاتم النبیین نمبر" شائع کیا جائیگا۔ جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے متعلق مضامین ہوں گے۔ اور آپ کے ان احسانات کا ذکر ہوگا۔ جو آپ نے دنیا پر کئے۔ اس وجود باجود نے فرقہ نسواں پر کم احسان نہیں فرمائے جن کے شکریہ میں خواتین کو چاہیئے کہ مضمون لکھکر ارسال کریں۔ تاکہ "الفضل" کے اس پرچہ میں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے اظہار میں شائع کیا جارہا ہے۔ درج کئے جائیں۔

خواتین ان تمام پہلوؤں میں سے کسی پہلو پر مضمون تحریر فرما سکتی ہیں۔ جو ان کے لحاظ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا سے تعلق رکھتا ہو مضمون ۲۰ رمئی تک پہنچ جانا ضروری ہے۔

خاکسار ایڈیٹر الفضل

اخبار احمدیہ

ذریعہ روزگار احمدی نوجوانوں کی اطلاع کے واسطے لکھا جاتا ہے کہ گورنمنٹ نے جرابیں وغیرہ بننے کا کام سکھلانے کے واسطے لدھیانہ میں ایک مدرسہ قائم کیا ہے۔ جس کا نام "Govt Hosiery Institute" ہے۔ انگریزی میں تعلیم دی جاتی ہے۔ میٹرک پاس کو لیا جاتا ہے۔ یا ایسے نوجوان کو جو اس کام میں کچھ واقفیت رکھتا ہو۔ .. .. فیس معاف ہے۔ نومبر میں داخلہ ہوتا ہے۔ ایک سال کی تعلیم ہے۔ دس روپے ماہوار طلباء کو وظیفہ دیا جاتا ہے جو نوجوان چاہیں لدھیانہ جاکر مزید حالات دریافت کرسکتے ہیں۔ محمد صادق ناظر امور عامہ

ضرورت احمدیہ سٹلمنٹ خانیوال کے واسطے ایک ایسے مدرس کی ضرورت ہے جو کم از کم جے۔ وی ہو۔ مگر انگریزی جانتا ہو۔ اور اس کی بیوی بھی دو تین جماعتیں پڑھا سکتی ہو۔ مشاہرہ قریباً ۶۰ روپیہ ماہوار

محمد صادق ناظر امور خارجہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۸۸ | قادیان دارالامان مورخہ ۸ مئی ۱۹۲۸ء | جلد ۱۵

حویلی کابلی مل کے مسلمان مقتولوں کے قاتل

حویلی کابلی مل میں چار مسلمانوں کے قتل ہونے پر ہائیکورٹ سے صرف ایک مجرم کو عمر قید کی سزا ملنے اور باقیوں کے بری ہو جانے پر اظہار رائے کرتے ہوئے ہم نے ۳۰۔ مارچ کے "الفضل" میں لکھا تھا۔

"چار بے گناہ مسلمانوں کے ظالمانہ اور سفاکانہ قتل کے مقدمہ کا یہ انجام نہایت ہی افسوسناک ہے۔ اور ہائیکورٹ کے فیصلہ کا احترام کرتے ہوئے بھی کہنا پڑتا ہے۔ کہ محکمہ تفتیش نے اس معاملہ میں اپنی قابلیت اور سرگرمی کا وہ ثبوت نہیں دیا جس کی اس سے توقع کی جا سکتی تھی۔ غضب خدا کا چار مسلمان لاہور کے سے شہر میں نہایت آباد مقام پر قتل کر دئے جاتے ہیں۔ مگر مجرموں کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔ اور قاتلوں میں سے کوئی ایک بھی کیفر کردار کو نہیں پہونچتا"

اب سکھ اخبار شیر پنجاب (۲۲ اپریل) نے ایک حیرت انگیز راز کا انکشاف کیا ہے۔ جس سے ہمارے مذکورہ بالا خیال کی پوری پوری تصدیق ہوتی ہے۔ اخبار مذکور لکھتا ہے:۔

"۳۔ مئی ۲۷ء کی رات کے اس افسوسناک اور رنجیدہ ہنگامہ کا ہیرو جس میں چار مسلمانوں کی جانوں کا اتلاف ہوا۔ لاہور سے روپوش ہو گیا تھا۔ اس شخص کا نام بھائی بدھ سنگھ تھا۔ جسے پولیس بسیار جستجو و تلاش کے بعد بھی گرفتار نہ کر سکی۔ بیان کیا گیا ہے کہ بھائی بدھ سنگھ مذکور کا گذشتہ ماہ گوردوارہ اچل نگر (نانڈیڑ) دکن میں انتقال ہو گیا۔ مرنے سے پہلے مرحوم نے کچھ اصحاب کے سامنے اقرار کیا۔ کہ ۳ مئی گذشتہ کو حویلی کابلی مل میں میری ایک مسلمان سے تکرار ہو جانے پر بہت سے مسلمانوں نے جو اس کی حمایت میں آ گئے تھے۔ مجھے جان سے مار ڈالنا چاہا۔ اور میں نے سلف ڈیفنس میں کرپان کا استعمال کیا جس سے کچھ اشخاص مہلک طور پر زخمی ہوئے۔ اور مخالف مجمع منتشر ہو گیا۔ میں بھاگ کر لاہور سے باہر چلا آیا۔ اور عرصہ تک روپوش رہنے کے بعد خرابی صحت کی وجہ سے نانڈیڑ میں مقیم ہو گیا۔ حویلی کابلی مل کے فساد میں میرے ساتھ کوئی دوسرا سکھ نہیں تھا۔ جو ملزمان مقدمہ قتل حویلی کابلی مل کے متعلق گرفتار ہیں۔ سب کے سب بے گناہ ہیں"

اگر یہ مان لیا جائے۔ کہ کسی بدھ سنگھ نے ہی یہ داستان بیان کی ہے۔ تو اس میں سوائے اس کے اقرار جرم کے اور کوئی بات قرین قیاس معلوم نہیں ہوتی۔ اور کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس اقبالی قاتل اور جفاکار نے مرتے وقت بھی جھوٹ بولنے سے دریغ نہیں کیا۔ اس کے بیان میں ظاہر تو یہ کیا گیا ہے۔ کہ بہت سے مسلمانوں نے اسے جان سے مار ڈالنا چاہا۔ اس پر اس نے اپنی حفاظت کے لئے کرپان کا استعمال کیا۔ مگر مقتولین کے متعلق یہ ثابت ہو چکا ہے کہ وہ بالکل نہتے اور نماز پڑھ کر مسجد سے آ رہے تھے۔ علاوہ ازیں ان میں سے ایک کی عمر چھپن اور دوسرے کی ساٹھ سال کے قریب تھی۔ ان پر "جان سے مار ڈالنے" کا الزام لگانا نہایت ہی مضحکہ خیز بات ہے۔ پھر "بہت سے مسلمانوں" کے ایسے مجمع سے جو ایک سکھ کو جان سے مار ڈالنا چاہتا تھا۔ اس سکھ کا بغیر کسی معمولی سی خراش لگنے کے بھی چار آدمیوں کو قتل کر کے بھاگ نکلنا قابل تسلیم کہانی نہیں ہے۔ مار ڈالنے پر آمادہ ہونے والوں کے پاس آخر کچھ نہ کچھ تو ہوگا جس سے اقبالی قاتل نے یہ سمجھا۔ کہ بہت سے مسلمان اسے جان سے مار ڈالنا چاہتے ہیں۔ پھر کیوں انہوں نے ہاتھ تک نہ ہلایا اور ان میں سے چار بھیڑ بکریوں کی طرح چپ چاپ ذبح ہو گئے۔

پس بدھ سنگھ نے اپنی صفائی میں جو بیان دیا ہے۔ وہ کسی صورت میں بھی باور کرنے کے قابل نہیں ہے۔ اور اس کے دامن سے سفاکی۔ اور خونریزی کے دھبوں کو مٹانے سے قطعاً قاصر ہے۔ یہ تو تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ کہ بدھ سنگھ بے گناہ اور بے خبر مسلمانوں کے قاتلوں میں سے ایک تھا۔ مگر یہ نہیں مانا جا سکتا۔ کہ اس نے ذاتی حفاظت میں قتل کئے۔ اسی طرح یہ تو درست ہو سکتا ہے۔ کہ اس نے مسلمانوں کے قتل میں حصہ لیا۔ مگر یہ نہیں باور کیا جا سکتا۔ کہ وہ اکیلا ہی تھا۔ اور اس کے ساتھ اور اس کی حمایت میں کوئی اور نہ تھا۔ کیونکہ ممکن نہ تھا۔ کہ بہت سے مسلمانوں کا ایک ایسا مجمع جو اسے مار ڈالنا چاہتا تھا۔ اس میں سے چار کو جان سے مار کر وہ صحیح سلامت بھاگ جاتا۔

"شیر پنجاب" نے اس کا بیان پیش کرتے ہوئے لکھا ہے "اے کاش۔ بھائی بدھ سنگھ جو بالآخر مر ہی گیا۔ اپنے آپکو عدالت میں پیش کر دیتا۔ تو شاید بے گناہ جیون سنگھ عمر قید کی خوفناک سزا سے بچ جاتا"

مگر اخبار مذکور کو بھی یہ کہنے کی جرأت اس لئے ہوئی ہے۔ کہ بدھ سنگھ مر گیا ہے۔ ورنہ اس سے قبل وہ یہ تو کہتا رہا۔ اور بار بار کہتا رہا۔ کہ

"ایک شخص کا ایک مسلمان گوجر سے جھگڑا ہو گیا۔ اور وہی ایک شخص اپنی جان بچانے کے لئے چار مسلمانوں کو قتل کر کے بھاگ گیا" (۲۵ مارچ ۲۸ء)

مگر کبھی اس نے نہ تو بھاگنے والے کو عدالت میں پیش ہو جا کی صلاح دی۔ اور نہ اس کا کوئی پتہ بتایا۔ حالانکہ جو بدھ سنگھ داستان اس نے اب پیش کی ہے۔ اس کی روشنی میں اس پہلے بیانات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اس شخص سے ناوا نہ تھا۔ جسے اب کابلی مل کے ہنگامہ کا "ہیرو" قرار دے ر ہے۔ کیونکہ جس وثوق کے ساتھ وہ بار بار یہ لکھتا رہا۔ کہ "اصل مجرم بھاگ گیا" "اصل مجرم کا سراغ لگانے کی کوشش ہی نہ کی گئی" اور اس داستان کے شائع کرنے سے چند دن پہ تک (یعنی ۲۵ مارچ ۲۸ء تک) یہ لکھتا رہا۔ اس سے نیز اس اپنے بیان اور بدھ سنگھ کے بیان میں جو حیرت انگیز تطاب پایا جاتا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ "شیر پنجاب" بدھ کے مجرم ہونے سے ناواقف نہ تھا۔ مگر باوجود اس کے اس اس کا سراغ نہ بتایا۔ اگر پولیس اس کا کھوج لگانے میں کا ہو جاتی۔ تو ممکن تھا۔ اس کے دوسرے ساتھیوں کا بھی پتہ جاتا۔ مگر افسوس بے چارے چار مسلمانوں کا خون بالکل رائگ

اگر یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ اسی بدھ سنگھ نے چار کو ایک ہی وقت ایک پُر رونق محلہ میں قتل کیا تھا۔ جو "خس کم جہاں پاک" کا مصداق ہو گیا ہے۔ اور پھر وہ بغیر معمولی رگڑ تک لگنے کے صحیح و سلامت مسلمانوں کے بھ بڑے مجمع سے بھاگ کر چلا بھی گیا۔ تو اس سے اس درد نا واقعہ کی شدت میں اور اضافہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس سے ہوتا ہے۔ کہ مسلمان اس قدر بے بس اور بے کس ہیں۔ کہ د کا ایک آدمی ان میں سے کئی کئی کو خاک و خون میں تڑپا ک کھیلتا اپنے گھر جا سکتا ہے۔

جو قوم اس درجہ نحیف و زار ہو چکی ہو۔ اسے دو طاقتور قوموں کے پہلو بہ پہلو رہنے کا کیا حق ہو سکتا مسلمان خدارا سوچیں۔ اور غور کریں۔ اور اپنی حفاظت کے جو کچھ انہیں میسر آ سکتا ہے۔ اسے ضرور اپنے پاس رکھ جہاں جہاں تلوار رکھنے کی اجازت ہے۔ وہاں کے لوگ ضرو

خریدیں۔ اور جہاں اس کی اجازت نہیں۔ وہاں کے لوگ مضبوط اور کام دینے والی لاٹھیاں رکھیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تجویز کو مسلمانوں نے بہت پسندیدگی کی نظر سے دیکھا اور اس کی ضرورت کا خاص طور پر اعتراف کیا ہے۔ مگر افسوس عملی طور پر بھی توجہ چاہیئے تھی۔ ویسی ابھی تک نہیں کی۔ حالانکہ اب اس کی طرف سے ایک لمحہ بھی غافل نہیں رہنا چاہیئے۔

کیا ہندو دھرم عالمگیر ہے

ہندو دعوے تو یہ کرتے ہیں۔ کہ اچھوت اقوام کا ادھار کرکے وہ انہیں اونچے درجہ پر لانا چاہتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ نہ تو وہ خود ان اقوام کے لوگوں کو انسانیت کے درجہ تک پہنچا سکتے ہیں۔ اور نہ ان کا مذہب انہیں یہ موقع دیتا ہے۔ پچھلے دنوں پنڈت مالویہ کو اچھوتوں کی اصلاح کے جلسہ میں شامل ہوکر دھرم آتماں دھاری تقریر کرنے اور اپنے گلے میں ہار ڈلوانے کا جو کفارہ دینا پڑا۔ اس کے متعلق گورو گھنٹال (۱۳ اپریل ۱۹۲۸ء) کو لکھنا پڑا کہ

"مالوی جی نے گھر جاتے ہی کپڑوں سمیت اشنان کرکے اس تمام تحریک پر ٹھنڈا پانی ڈال دیا۔ گویا پنڈت جی کو دوسروں کا ادھار کرتے کرتے خود اپنے ادھار کی بھی ضرورت لاحق ہوگئی۔"

اب ٹریبیون کی یہ اطلاع اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ کہ لالہ لاجپت رائے کو پدم نابھ سوامی کے مندر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی گئی۔

لالہ جی کی ہندوؤں میں جو پوزیشن ہے۔ وہ ظاہر ہے ان کو مندر میں داخلہ سے روکنا ظاہر کرتا ہے۔ کہ روکنے والوں نے اپنے مذہبی احکام کے رو سے سخت مجبور ہوکر ہی یہ قدم اٹھایا ہوگا۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ جو مذہب اس قسم کی حد بندی قائم کرتا ہے۔ اور ہندو کہلانے والوں اور ہندوؤں میں اعلیٰ پوزیشن رکھنے والوں کے لئے قائم کرتا ہے۔ وہ عالمگیر مذہب کس طرح کہلا سکتا ہے۔ اور اس کے پیرو دوسروں کو اس کی دعوت کس منہ سے دے سکتے ہیں۔

مسلمانان ضلع میانوالی کے شرمناک حالات

پچھلے دنوں جب ہمارے مبلغین نے مسلمانوں کی تمدنی اور معاشرتی اصلاح کے لئے مختلف علاقوں کا دورہ کیا۔ تو انہیں مسلمانوں کے ایسے ایسے شرمناک اور عبرت انگیز حالات معلوم ہوئے۔ کہ ان کا زبان پر لانا بھی ہمارے لئے نہایت ہی تکلیف دہ تھا۔ اسی لئے ہم نے اس کا پورے طور پر ذکر نہ کیا۔ اور اشارتاً ان باتوں کا ذکر کرنے پر ہی اکتفا کیا۔ مگر حال ہی میں اخبار "زمیندار" (۲۵ اپریل) نے کسی قدر واضح الفاظ میں ایک سپلیمنٹ کیا۔ اور اس بارے میں سررشتہ تعلیم پنجاب کے ایک مہتمم صاحب کے ذاتی تجربہ کا جو ضلع میانوالی سے تعلق رکھتا ہے۔ ذکر کیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"مہتمم صاحب دورہ کرتے ہوئے جب ایک مدرسہ میں پہنچے اور اس کے رجسٹروں کا معائنہ کیا۔ تو یہ دیکھ کر دنگ رہ گئے۔ کہ بعض مسلمان لڑکوں کے باپ ہندوؤں کے نام رکھتے تھے۔ عند التحقیقات معلوم ہوا۔ کہ ضلع میانوالی کے مسلمان زمیندار مہاجنوں کے پنجہ میں اس بری طرح پھنسے ہوئے ہیں۔ کہ جب اصل چھوڑ سود بھی ادا نہیں کر سکتے۔ تو مجبوراً اپنی بیویاں ان کے پاس گرو رکھ دیتے ہیں۔ اور خود مہاجنوں کے ملازم ہو جاتے ہیں۔ کہ یہی سول اور بیاج کے ہولناک تقاضے سے بچنے کی آخری تدبیر ان بدبختوں کے پاس رہ گئی ہے۔ جو اولاد ان عورتوں کے بطن سے پیدا ہوتی ہے۔ انہیں نسبت ابوت کے لئے مہاجنوں کے صلب کا شرمندہ احسان ہونا پڑتا ہے۔"

یہ زہرہ گداز حالات پڑھ کر کون مسلمان ہوگا۔ جو غیرت و شرم کے مارے اپنا سر نہ جھکا لے۔ اور مسلمانوں کی عبرتناک حالت پر دو قطرے ماتم نہ بہائے۔ یہ ساری خرابی یہ ساری بے عصمتی فرشتی؟ یہ ساری بے حیائی نتیجہ ہے مسلمانوں کی جہالت اور افلاس کا۔ اور بات بات کے لئے ہندوؤں کے محتاج ہونے کا۔

دردمند مسلمانوں کو جلد سے جلد مسلمانوں کی تمدنی اور معاشرتی حالت کی طرف توجہ کرکے ایسے شرمناک حالات کا سدباب کرنا چاہیئے۔ اگر ضلع میانوالی کے سارے کے سارے مسلمان ایسے ہی بے حس ہو گئے ہیں۔ کہ ایسے حالات کا ان پر اثر نہیں ہوتا تو دوسرے اضلاع کے ایسے مسلمانوں کو ان لوگوں کی اصلاح کا کام اپنے ہاتھ میں لینا چاہیئے۔ جو غیرت اور حمیت کا مادہ رکھتے ہیں کیونکہ اس میں تمام مسلمانوں کی بدنامی ہے۔

ہندو مالداروں کی مالی قربانیاں

ہندوؤں کے بڑے بڑے بارسوخ لیڈر جہاں بڑے جوش و خروش سے شدھی میں عملی طور پر حصہ لے رہے ہیں وہاں ان کے مالدار اور صاحب ثروت لوگ اپنے مال اور کثیر کے لئے بے دریغ خرچ کر رہے ہیں۔ چنانچہ سکھ اخبار "شیر پنجاب" (۲۲ اپریل) لکھتا ہے:۔

"دو ایک سیٹھ گھنشام داس برلا ایک شخص کے لئے پچیس ہزار روپیہ ماہوار خرچ کر رہے ہیں۔ ڈیڑھ ہزار روپیہ ماہوار مسٹر برلا جناب کے اچھوتوں کی اشدھی کے لئے لالہ ہنسراج جی آریہ سماجی لیڈر کی معرفت عرصہ سے بھیج رہے ہیں۔ اس ڈیڑھ ہزار کے علاوہ کم از کم پانچ چھ سو روپیہ ماہوار مسٹر برلا دیگر پنجاب کی سوسائٹیوں کو جو اچھوتوں میں کام کر رہی ہیں۔ عطا فرماتے ہیں۔"

یہ صرف ایک شخص کی مالی امداد کا ذکر ہے۔ اور ہندوؤں میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں۔ جو لوگ اس طرح بے دریغ روپیہ صرف کر رہے ہوں۔ انہیں اپنے مقاصد میں جتنی بھی کامیابی ہو۔ وہ حیرت انگیز نہیں۔

مسلمانوں میں سے ان لوگوں کو جنہیں خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مال و دولت دی ہے۔ دیکھنا چاہیئے۔ کہ وہ اپنے سچے مذہب کی خدمت میں کیا خرچ کر رہے ہیں۔

ہندوؤں کی خوراک

تھوڑے ہی دن ہوئے۔ ڈاکٹر مونجے نے ہندوؤں کو تحریک کی تھی۔ کہ وہ گوشت کھانا شروع کر دیں۔ کیونکہ گوشت کھانے کے بغیر ان میں جرأت اور دلیری نہیں پیدا ہوگی۔ اور وہ بزدل کے بزدل ہی بنے رہیں گے۔

معلوم ہوتا ہے۔ اس نصیحت کا فوری اثر آریوں پر ہوا ہے۔ جو اپنے دھرم میں سوامی دیانند جی کے طفیل تغیر و تبدل کرنے کا ڈھنگ خوب اچھی طرح سیکھ چکے ہیں۔ چنانچہ آریہ اخبار ملاپ (۲۶ اپریل) نے یہ سوال اٹھایا ہے۔ کہ "ہندو کیا کیا کھاتے ہیں؟" اور اس کے ذیل میں ہندوؤں کی موجودہ خوراک کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہوا ہے۔

"ہندوؤں کو سبزیاں کھانے کا بھی کافی شوق ہے لیکن سبزیوں میں کوئی غذائیت نہیں ہوتی۔ یہ محض پیٹ صاف کرنے کا کام کرتی ہیں۔ اس سے زیادہ ان کا اور کوئی فائدہ نہیں جو لوگ صبح اور شام محض سبزیاں کھاتے ہیں۔ وہ یقین رکھیں کہ وہ اپنے پیٹ میں عمر صفائی کرنے کے بھنگی داخل کرتے ہیں۔ صفائی اچھی ہے۔ لیکن جہاں صرف صفائی ہی صفائی ہے۔ اور کچھ نہیں۔ وہاں بہت جلد آخری صفائی ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ ہارٹ زیادہ فیل ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ کھانسی اور زکام ذرا سی غلطی سے ہو جاتا ہے۔ اور تپ دق لگاتار بڑھتا چلا جا رہا ہے۔"

اس طرح اشاروں اشاروں میں سب کچھ کہہ جانے کے "لیڈر" ملاپ نے حرف مطلب صاف الفاظ میں زبان پر نہیں لایا۔ وجہ یہ کہ سبزیوں کے مقابلہ میں آجتک آریہ جس چیز سے لوگوں کو نفرت دلاتے رہے اور جس کا استعمال مہاپاپ قرار دیتے رہے ہیں۔ گو بہت لوگوں نے انکی ایسی باتوں پر کان نہ دھرا ہو۔ اسی کے حق میں یک لخت کس طرح لکھنے لگ جاتیں مگر جاننے والے جانتے ہیں۔ کہ "ملاپ" جیسے آریہ بھی کچھ عرصہ کے بعد ڈاکٹر مونجے جی کی تجویز کی تائید کھلے الفاظ میں کرنے لگ جائیں گے۔ اور ... وہ لوگ جنہوں نے مذہب کو موم کی ناک سمجھ رکھا ہو۔ ان کے لئے یہ کوئی مشکل بات نہیں ہے۔

بہائیت میں فرقہ بندی

(از جناب مولوی فضل الدین صاحب وکیل قادیان)

بہاء اللہ صاحب، کے ۱۳۰۹ھ ہجری میں دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد بہائی فرقہ میں ان کے دو خاص بیٹوں میرزا محمد علی (غصن اکبر) اور عبد البہاء (غصن اعظم) کے وجود با جود کے ذریعہ جو فرقہ بندی ظہور پذیر ہوئی۔ اس کے متعلق اس وقت کچھ بیان کیا جاتا ہے:

عبد البہاء اس بات کے مدعی تھے۔ کہ بہاء اللہ کا اصل جانشین میں ہوں۔ اور میرزا محمد علی (جو زندہ ہیں) ان کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ بہاء اللہ کی اصلی وصیت میرے حق میں ہے۔ اس فرقہ بندی کے بعد عبد البہاء اور میرزا محمد علی اور ان کی پارٹیوں کی آپس میں کس حد تک دشمنی اور عداوت چلی آتی ہے۔ اس کا کچھ اندازہ ان تحریروں سے ہو سکتا ہے۔ جو دونوں پارٹیوں نے ایک دوسرے کے خلاف چھاپکر شائع کی ہیں۔

عبد البہاء مکاتیب جلد ۲ صفحہ ۲۵۳ میں میرزا محمد علی کی پارٹی کی نسبت لکھتے ہیں:-

"دَعِ الْمُتَزَلْزِلِيْنَ الضُّعَفَاءَ الْمُسْتَغْرِقِيْنَ فِيْ بُحُوْرِ الشُّبُهَاتِ الْغَافِلِيْنَ عَنِ الْمَرْجَعِ الْوَحِيْدِ الْمَنْصُوْصِ بِمِيْثَاقِ رَبِّكَ الْكَرِيْمِ لَا تَهُمُّ فِيْ مَعْزَلٍ مِنْ مَوَاهِبِ رَبِّكَ وَفِيْ عَمْهٍ عَظِيْمٍ"

کہ چھوڑ دو ان کو جن کے قدم ہل گئے ہیں۔ اور ایسے کمزور ہیں۔ جو دریائے شبہات میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ اس مرجع وحید (عبد البہاء) سے غافل ہیں۔ جس کی بابت خدا (بہاء اللہ) نے خاص عہد لیا تھا۔ کیونکہ یہ الطاف الٰہی سے دور ہیں۔ اور بے بصیرت ہیں:

پھر صفحہ ۲۷۳ میں لکھتے ہیں۔

"ناقضاں استغراب مینمودند و استہزا میکردند"

کہ عہد شکن ہنستے تھے۔ اور ٹھٹھا کرتے تھے:

مکاتیب جلد ۳۔ صفحہ ۱۷ میں لکھا ہے:-

"بعضے از مفسدین بانواع حیل در فکر ریاست اندو بجہت حصول ریاست شبہاتے میاں احبا القا میمایند کہ سبب اختلاف شود و اختلاف سبب آں گردد کہ یک حزبے را تابع خود کنند"

بعض مفسد لوگ قسم قسم کے حیلوں سے سردار بننے کی فکر میں ہیں۔ اور سرداری کے حاصل کرنے کیلئے دوستوں کے دلوں میں شبہات ڈالتے ہیں۔ تاکہ اختلاف پیدا ہو۔ اور اس ذریعہ سے ایک گروہ کو وہ اپنے تابع بنا لیں۔

یہاں بعض مفسدین سے مراد میرزا محمد علی (غصن اکبر) ہیں جن کا اب بھی یہی دعوٰی ہے۔ کہ بہائی فرقہ کا اصلی لیڈر میں ہوں۔ انہی کی بابت آگے چل کر صفحہ ۴۸ میں لکھا ہے:-

"نفوسے را کہ از روح الٰہی بے بہرہ اند و تابع نفس و ہوائے ہوا و ریاست در سر دارند"

یعنی بعض ایسے آدمی جو روح الٰہی سے بے بہرہ ہیں۔ اور گری ہوئی خواہش اور نفس کے تابع ہیں۔ وہ اپنے سر میں سردار بننے کی خواہش رکھتے ہیں۔

پھر یہ فتوٰی دیا ہے:-

"ہر نفسے کہ نقض عہد و میثاق نماید مردود حق است و ہر نفسے کہ ثابت بر عہد و میثاق است مقبول (مکاتیب جلد ۳)"

یعنی ہر شخص جس نے عبد البہاء کے متعلق عہد کو جو بہاء اللہ نے لیا تھا۔ توڑا ہے وہ مردود ہے۔ اور جو اس عہد پر قائم ہے وہ مقبول ہے۔

اس کے مقابلہ میں مرزا محمد علی (غصن اکبر) کی پارٹی بھی عبد البہاء اور ان کے حواریوں کو اسی قسم کے نازیبا الفاظ سے یاد کرتی ہے۔ اگرچہ اس پارٹی کی مطبوعہ تحریریں ہمارے لئے دستیاب ہونی قریبًا محال ہیں۔ پھر بھی مجھے ایک ایسا رسالہ دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ جو بہاء اللہ کے ایک خاص کاتب کی تصنیف ہے۔ جسے بہاء اللہ کی الواح وغیرہ میں عہد حاضر کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ وہ اس رسالہ کے صفحہ ۹۹ میں لکھتے ہیں:

"تا بجہ حدایں زمرۂ (عبّاسیان) بر زور و افک و کذب و ظلم و اعتساف و اجحاف و طغیان قیام داشتہ و دارند کہ بزور و قول افک می خواہند روز را اثبات نمایند کہ شب است و شب روز بایں زور بر عباد بیچارہ باشتباہ باطل را حق و حق را باطل مے کنند"

کہ عباسی گروہ اپنے دروغ اور جھوٹ اور ظلم اور حق تلفی اور زیادتی میں یہاں تک پہنچا ہوا ہے۔ کہ وہ اپنی دروغ گوئی اور جھوٹ سے چاہتے ہیں۔ کہ دن کو رات اور رات کو دن ثابت کریں۔ اور اس دروغ گوئی کے ذریعہ اشتباہ پیدا کر کے جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ ثابت کر دیں۔

عباسی گروہ سے مصنف رسالہ کی مراد عبد البہاء کے متبعین سے ہے۔ کیونکہ عبد البہاء کا اصل نام مرزا عباس آفندی ہے۔ اور اس نام کی مناسبت سے ان کے ماننے والوں کو عباسی کہا گیا ہے۔

میرزا محمد علی اور اس کی پارٹی کے مقابلہ میں جو کاروائیاں عباسی گروہ نے کی ہیں۔ ان کی طرف اشارہ کر کے مصنف لکھتا ہے۔ کہ یہ لوگ اپنے جھوٹ اور فریب سے حق اور باطل کو مشتبہ کرنا چاہتے ہیں۔

پھر اسی رسالہ محولہ بالا کے صفحہ ۱۰۳ میں مصنف مذکور لکھتے ہیں:-

"انسان اگر ما دام العمر کلمات و اذکار ایں قوم مغضوب الٰہی را بخواند باز نگر میخواہد بخواند از مشاہدہ قہر و غضب الٰہی کہ چہ برایں قوم نمودہ و چہ گونہ بر قلب و بصر و سمع و جمیع مشاعر و مدارک شاں مہر غضب زدہ"

کہ اگر انسان ساری عمر اس مغضوب علیہ فرقہ (عباسیان) کی تحریروں کو پڑھے (جو میرزا محمد علی اور اس کی پارٹی کے متعلق لکھی ہیں۔) تو خدا کے اس قہر اور غضب کو دیکھ کر کہ کس طرح اس فرقہ کے دل اور آنکھ اور کان اور تمام حواس ظاہری و باطنی پر اللہ نے اپنے غضب کی مہر کر دی ہے۔ انسان چاہیگا۔ کہ عبرت کے لئے پھر ان کو پڑھے۔

ان تمام تحریروں سے بخوبی پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ بہائی فرقہ۔ فرقہ بندی سے کہاں تک آزاد ہے۔ جبکہ خود بہاء اللہ کے اپنے دو خاص بیٹوں عبد البہاء اور میرزا محمد علی کے اور ان کے ماننے والوں میں ایسی شدید مخالفت پائی جاتی ہے۔

پروفیسر براؤن نقطۃ الکاف کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

"ایں تفرقۂ آخری و حقد و حسد و جنگ و جدالے کہ از آں ناشی شد استی اینست کہ اثر خیلے بدی در ذہن ایں بندہ پدید آورد"

کہ سچ یہ ہے کہ ان لوگوں کے اس باہمی کینہ اور حسد اور لڑائی اور جھگڑے نے جو اس تفرقہ سے پیدا ہوئے میرے دماغ پر بہت بُرا اثر کیا ہے۔

اخبار فاروق

معاصر "فاروق" کے دور جدید کا چوتھا پرچہ شائع ہو گیا ہے۔ اور امید ہے کہ باقاعدہ ہفتہ وار نکلتا رہیگا۔ لیکن یہ معلوم ہو کر افسوس ہوا۔ کہ بہت کم اصحاب نے تا حال اس کی خریداری کی طرف توجہ کی ہے۔ چار روپے سالانہ کوئی بڑی قیمت نہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ کم از کم پانچ سو خریدار مہیا کر دیں۔ تاکہ اخبار اپنا خرچ آپ برداشت کر سکے۔ سلسلہ کے اخبارات کیلئے ایسی معمولی باتوں کے متعلق تحریک کرتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے مگر کیا کیا جائے۔ اخباروں کی قدر دانی ابھی ہماری جماعت نے نہیں سیکھی۔ ورنہ پانچسو خریداروں کی تعداد بھی کوئی ایسی تعداد ہے جس کے لئے بار بار توجہ دلانے کی ضرورت ہو:

بلائے طاعون اور اُس کا حقیقی علاج

آج ہمیں دنیا میں کوئی ایسا شخص نظر نہیں آتا۔ جو طاعونی عذاب سے ناآشنا ہو۔ اور جو اس کے دہشتناک مگر عالمگیر اثر سے ناواقف و بے خبر ہو کیونکہ طاعون نے متواتر اپنے حملوں اور شدید حملوں سے متواتر لاکھوں اور کروڑوں جانوں کو ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کر کے اتنی شہرت حاصل کر لی ہے۔ کہ آج بچے بچے کے کان اس کے نام سے آشنا ہیں آہ اس شدید اور مہلک وبا نے ہزاروں گھروں کو ویرانہ بنا دیا۔ لاکھوں گھرانوں کو ہمیشہ کیلئے خاک میں سلا دیا۔ ہمارا فرض ہے اور اسلام ہمیں اس بات کی تلقین کرتا ہے کہ ہم بنی نوع انسان کی خیر خواہی اور بھلائی کے لئے وہ باتیں پیش کریں۔ جن پر وہ اگر عمل پیرا ہوں تو کچھ بعید نہیں۔ کہ خدا اس عذاب کو ان سے ہٹالے۔ اور اپنی رحمت اُن پر نازل فرمائے۔ کیونکہ وہ خود فرماتا ہے۔ رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ؕ

خدا ظالم نہیں۔ اسے اپنی مخلوق سے کوئی عداوت اور بغض نہیں۔ بلکہ وہ یقیناً اپنی مخلوق سے اس قدر محبت کرتا اور اتنی رحمت اور کرم کا برتاؤ کرتا ہے۔ کہ ہماری قوتِ واہمہ کی بلند سے بلند پرواز بھی اس کے عشر عشیر تک نہیں پہونچ سکتی۔ اور جب حالت یہ ہے تو کیا ہمارے قلوب میں یہہ سوال پیدا نہیں ہوتا۔ کہ پھر خدا اس عالمگیر عذاب کو کس غرض کے لئے اتنے سالوں سے لوگوں پر وارد کر رہا ہے۔ کبھی گرمی میں زور ہوتا ہے۔ اور کبھی سردی میں۔ کبھی کسی علاقہ میں اور کبھی کسی حصہ میں۔ شہروں میں بھی جاتی ہے اور دیہاتوں میں بھی۔ امیروں کو بھی پکڑ لیتی ہے۔ اور غریبوں کو بھی۔ بچوں کو بھی اور بوڑھوں کو بھی۔ عورتوں کو بھی اور مردوں کو بھی ہر ایک اس سے نالاں ہے۔

ظاہری غلاظت اور طاعون

کہنے والا کہہ سکتا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ لوگوں کو صفائی کی عادت نہیں۔ ان کے مکانات گندے کپڑے گندے اور جسم گندے اور کھانے اور پینے کے تمام برتن گندے ہوتے ہیں۔ ان کے گھروں میں چوہے مکھیاں۔ پسو ہوتے ہیں۔ تنگ اور تاریک مکانات ہیں۔ جہاں روشنی نہیں جاتی۔ اور ہوا کی آمد و رفت کا کوئی ذریعہ نہیں۔ مگر کوئی یہ نہیں سوچتا۔ کہ اس کا کیا باعث ہے۔ کہ صفائی ہونے پر بھی طاعون آپکڑتی ہے۔ پر فضا مقامات پر رہنے کے باوجود بھی طاعونی جراثیم داخل جسم ہو جاتے ہیں۔ صفائی کے تمام مراتب ملحوظ رکھتے ہوئے بھی وہی عذاب الیم آموجود ہوتا ہے۔ چوہے مارنے کے باوجود اور پسو ہٹانے کے باوجود اور دھوپ اور ہوا اور روشنی مکانات کے اندر داخل کرنے کے باوجود پھر انسانی دل دھڑکتا رہتا ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں۔ کہ صرف خوف ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ فی الواقع آموجود ہوتی ہے۔ اس سے تو یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ اس کا حقیقی باعث کچھ اور ہے۔

طاعون کا اصل باعث

پیشتر اس کے کہ حقیقی باعث کا ذکر کیا جائے۔ میں ایک اور امر کی طرف توجہ پھیرنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ طاعون صرف آج ہی دنیا میں نہیں آئی۔ صرف موجودہ زمانہ ہی میں اس نے آفت نہیں مچائی۔ بلکہ آج سے ہزاروں برس قبل بھی متعدد مرتبہ آئی۔ یہ اس وقت بھی آئی۔ جبکہ خدا کا نبی موسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) بنی اسرائیل کی طرف پیغام ہدایت لیکر آیا۔ خدا نے موسیٰ علیہ السلام کو نبوت کے لباس سے ملبوس کر کے اپنے بندوں کی راہنمائی کے لئے مبعوث فرمایا۔ مگر لوگوں نے انکار کیا۔ نہ صرف انکار بلکہ مخالفت کی اور ایذا رسانی پر اپنی کمر کسی۔ قرآن شاہد ہے۔ احادیث شاہد ہیں۔ اور تاریخ شاہد ہے۔ کہ حضرت موسیٰؑ کی مخالفت پر بنی اسرائیل ایک عذاب کا شکار ہوئے۔ وہ عذاب کیا تھا بغیر کسی استثناء کے سبھی کا اتفاق اس امر پر ہے۔ کہ وہ طاعونی عذاب تھا۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ فبدل الذین ظلموا قولاً غیر الذی قیل لھم۔ فانزلنا علی الذین ظلموا رجزاً من السماء بما کانوا یفسقون (بقرہ) ہمنے بنی اسرائیل پر آسمان سے ایک بہت ہی بُرا عذاب نازل کیا۔ حدیث شاہد ہے۔ کہ الطاعون رجز ارسل علیٰ طائفۃ من بنی اسرائیل (مشکوٰۃ) پس خدا جو عالم الغیب اور عالم الکل خدا اُس طاعون کا اصل محرک عدم صفائی اور گنجان آبادی کو قرار نہیں دیتا۔ بلکہ فرماتا ہے۔ لوگوں نے فسق اور فجور کیا۔ اور ہمارے مامور کا انکار اور مخالفت اور شدید مخالفت کی۔ تب ہمنے اس کی نبوت کے ثبوت کے لئے طاعون کو اس کا شاہد بنایا۔

قرآن مجید نے متعدد مرتبہ بیان فرمایا ہے کہ عالمگیر عذاب اسی وقت دنیا میں بھیجا جاتا ہے۔ جبکہ ایک مامور کی بعثت اس سے پہلے ہو۔ اور اس کی بعثت کے بعد لوگوں نے اسے ایذا اور تکلیف پہنچانے میں حد کر دی ہو۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ کہ واذا اردنا ان نھلک قریۃ امرنا مترفیھا ففسقوا فیھا فحق علیھا القول فدمرنٰھا تدمیرا۔ کہ جب ہم کسی بستی کی ہلاکت کا فیصلہ کرتے ہیں۔ تو ان عیش پرستوں میں اپنا مامور مبعوث کرتے ہیں۔ جب نہیں مانتے اور اس کے درپے ایذاء ہوتے ہیں۔ تب جبکہ ان پر حجت پوری ہو چکی ہوتی ہے۔ انہیں عذاب سے مٹا ڈالتے ہیں۔ اسی طرح فرمایا ماکنا مھلکی القریٰ حتیٰ نبعث فی امھا رسولا۔ یتلوا علیھم ایٰتنا وماکنا مھلکی القریٰ الا واھلھا ظالمون۔ کہ ہم تب ہی لوگوں کو عذاب سے ہلاک کیا کرتے ہیں۔ جبکہ ہم ان کے پاس ایک ایسی بستی میں جسے ان کی ماں کا شرف حاصل ہونا مقدر ہوتا ہے۔ اپنا رسول بھیجتے ہیں۔ جو انہیں ہمارے احکام کی بجا آوری کا ارشاد کرتا ہے۔ جب نہیں مانتے اور دکھ پہنچاتے ہیں۔ تو ہلاک کر دیتے ہیں۔ اسی کی تائید اس آئت کریمہ سے بھی ہوتی ہے۔ وماکنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔

پس قرآن شاہد ہے کہ عالمگیر عذاب تبھی دنیا پر نازل ہوتا ہے۔ جبکہ لوگوں کے دلوں میں بے دینی اور کفر۔ فسق و فجور انتہاء درجہ کا پیدا ہو جاتا ہے۔ اب جبکہ اس اصل کا قرآن مجید سے ہمیں پتہ چلا۔ اور ہمیں یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ طاعون ایک عذاب اور عالمگیر عذاب ہے۔ جو لوگوں کو تباہ کرتا جا رہا ہے۔ اور یہ کہ اس عذاب کا اصل باعث لوگوں کے فسق اور فجور ہیں۔ تو کیوں ہماری آنکھ لوگوں کی بدیوں اور ان کی برائیوں پر نہیں اٹھتی۔ اور کیوں ہماری آنکھ محض عدم صفائی اور ظاہری غلاظت پر جاتی ہے۔

سچ کہو۔ کیا موجودہ زمانہ میں لوگوں کے قلوب میں وہی تزکیہ اور وہی پاکیزگی پائی جاتی ہے۔ جس کی اسلام اور قرآن ہمیں تاکید کرتا ہے۔ اور کیا لوگوں کے دلوں میں وہی عشق خداوندی اور وہی دینی تڑپ اور وہی رضاء باری تعالےٰ کے حصول کا جوش اور خروش پایا جاتا ہے۔ جس کو پیدا کرنا اسلام کا واحد مقصد ہے۔ جبکہ نہیں اور ہرگز نہیں۔ بلکہ بدیوں کا ایک جال ہے۔ جس میں ان کے دل الجھے ہوئے ہیں اور دنیا پرستی کا ایک جذام ہے۔ جو بُری طرح سے ان کو کھائے جا رہا ہے۔ تو پھر کیوں لوگوں کی نظر اس مامور پر نہیں پڑتی۔ جو عین ان کے زمانہ میں موسیٰ علیہ السلام کی مانند ظاہر ہوا۔ اور جو عین ان کی روحانی تباہی کے وقت الٰہی دربار سے پیام شفا لیکر آیا۔

موجودہ زمانہ کا مامور

افسوس دنیا میں کتنے ہی لوگ اپنی عمریں انبیاء پر ہنسی کرتے ہوئے گذار دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ فلاں شخص مامور بننے کے قابل ہی کب تھا۔ حالانکہ قابلیتوں کو جاننے اور پہچاننے والا خود خدا ہے نہ کہ لوگ۔ اور وہ خوب جانتا ہے

بقیہ

کہ کون منصب رسالت کے لائق ہے۔ اور کون نہیں واللہ اعلم حیث
مگر یہی بات تو پہلے لوگ بھی کہتے چلے آئے۔ کہ لولا نزل ھذا القرآن
علی رجل من القریتین عظیم کہ محمد (صلعم) بھلا اس قابل ہی کب تھا
کہ اس پر قرآن نازل کیا جاتا۔ اگر نازل ہی کرنا تھا۔ تو کسی بڑے آدمی پر
نازل ہوتا۔ اس سے بھی پہلے زمانہ پر غور کرو۔ فرعون نے کیا یہی نہیں کہا تھا
کہ الم نربک فینا ولیدا ولبثت فینا من عمرک سنین۔ کہ میں نے ہی تو
اے موسےٰ تجھے پالا۔ اور پوسا۔ اور اب تو نبی بن کھڑا ہوا۔ یہ لوگ
تو ہمیشہ سے یہی کہتے چلے آئے ہیں۔ کہ انی یکون لہ الملک
علینا ونحن احق بالملک منہ۔ مگر خدا جسے مامور کھڑا کرتا
ہے۔ اس کی تائید اپنے زبردست اور پرہیبت نشانوں
سے کرتا ہے۔ اور لوگوں کے دلوں میں اس کی قبولیت بڑے
زور سے پھیلاتا ہے۔ پس میں یہاں جس امر کو بیان کرتا ہوں۔
ممکن ہے۔ بعض اشخاص اُسے ہنسی اور تمسخر کی نگاہ سے دیکھیں
مگر حق یہی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں سیدنا حضرت
مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو دنیا
کا نجات دہندہ بنا کر بھیجا۔ اور آپ ہی کے انکار اور مخالفت
کی بنا پر یہ عذاب دنیا پر نازل ہوا۔ اگر سیدنا حضرت مسیح موعودؑ
خدا تعالےٰ کے مامور نہیں ہیں۔ تو کوئی اُٹھے اور ثابت کرے۔ کہ
وہ خدائی مامور ہے۔ کیا یہ تعجب اور حیرت کی بات نہ ہوگی
کہ لوگوں کے اندر فسق اور فجور بھی انتہا درجے پر ہو۔ عذاب
الٰہی بھی ان کے دائیں اور بائیں ہو۔ مگر مامور کہیں نظر نہ آتا ہو
حالانکہ اس کا نظر آنا عذاب سے بہت پہلے نہایت ضروری
اور مقدم امر ہے۔ پس حق یہی ہے۔ کہ اس طاعون کا اصل محرک
اور اصل باعث اور اصل وجہ یہی ہے۔ کہ لوگوں نے سیدنا حضرت
مسیح موعودؑ کی آواز پر جو خدائی آواز ہے۔ کان نہ دھرا (باقی)

محمد یعقوب از قادیان دارالامان

نفس نبوّت کے لحاظ سے نبی

غیر مبایعین کہتے ہیں۔ کہ کوئی نبی امت محمدیہ میں ایسا نہیں آسکتا
جس کی نبوت نفس نبوت کے لحاظ سے پہلے انبیاء کی طرح ہو۔ اسی
لئے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی نبوت کو محض ولایت اور
محدثیت اور محض مجددیت کے مترادف سمجھتے ہیں۔ گو حضرت
مسیح موعود علیہ السلام صاف فرماتے ہیں:۔

"اس امت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی
کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے۔ اور ایک وہ بھی ہوا۔ جو
امتی بھی ہے۔ اور نبی بھی" حاشیہ حقیقۃ الوحی ص ۲۸

گو اس حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام
کی نبوت اولیاء امت والی نبوت نہیں۔ کیونکہ حضورؑ نے تیرہ سو
سال میں صرف ایک امتی نبی کی آمد کو تسلیم کیا ہے۔
اگر مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت بھی پہلے محدثین اور
اولیاء والی نبوت ہوتی۔ تو آپ صرف ایک ہی امتی کے ہونے
کا ذکر نہ فرماتے۔ مگر خیر اس کو جانے دیجئے۔ ہمارے غیر مبایعین
دوست اس امر پر مصر ہیں۔ کہ نفس نبوت کے لحاظ سے امت محمدیہ
میں کوئی نبی پہلے انبیاء کی طرح نہیں ہو سکتا۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے
کہ امت محمدیہ میں ایسا نبی آسکتا ہے۔ جو نفس نبوت کے لحاظ
سے ویسا ہی نبی ہو۔ جیسے پہلے انبیا گذر چکے ہیں۔ ہاں اس
نفس نبوت کے طریق حصول میں پہلے انبیاء اور امت محمدیہ میں
آنے والے نبی میں فرق ہوگا۔ پہلے نبی جس قدر آئے ہیں۔ انہوں
نے منصب نبوت براہ راست خدا تعالےٰ کی طرف سے پایا ہے
مگر اب جو شخص بھی نبی ہو سکتا ہے۔ اس کو یہ منصب اور مقام صرف
اسی صورت میں مل سکتا ہے۔ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا کامل امتی ہو۔ اور اسے یہ منصب آنحضرت صلعم کے فیضان
سے بالواسطہ حاصل ہو۔ اس کی تائید میں ذیل کا حوالہ پیش کرتا
ہوں۔ جو تمام شکوک وشبہات کو مٹا کر حقیقت کو منصہ شہود
پر لانے والا ہے:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ ضرور یاد رکھو۔ کہ اس امت سے وعدہ ہے۔ کہ وہ ہر
ایک ایسے انعام پائے گی۔ جو پہلے نبی اور صدیق پا چکے۔
منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں
ہیں۔ جن کے رُو سے انبیاء علیہم السّلام نبی کہلاتے
رہے۔ لیکن قرآن شریف بجز نبی بلکہ رسول ہونے کے
دوسروں پر علوم غیب کا دروازہ بند کرتا ہے۔ جیسا کہ آیت
لایظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول سے
ظاہر ہے۔ پس مصفےٰ غیب پانے کے لئے نبی ہونا ضروری
ہوا۔ اور آیت انعمت علیھم گواہی دیتی ہے۔ کہ اس مصفےٰ غیب
سے یہ امت محروم نہیں۔ اور مصفےٰ غیب حسب منطوق آیت نبوت
اور رسالت کو چاہتا ہے۔ اور وہ طریق براہ راست بند ہے
اس لئے ماننا پڑتا ہے۔ کہ اس موہبت کے لئے محض بروز
اور ظلیت اور فنا فی الرسول کا دروازہ کھلا ہے۔"
(اشتہار ایک غلطی کا ازالہ)

اس حوالہ سے مندرجہ ذیل نتائج نکلتے ہیں:۔

(۱) امت محمدیہ کو ان سب انعامات کے ملنے کا وعدہ ہے۔ جو پہلے
نبیوں اور صدیقوں کو ملے۔

(۲) انہیں انعامات میں وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں جن کی
رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے۔ یعنی پہلے انبیاء اگر نبی کہلائے
ہیں۔ تو نئی شریعت لانے یا بعض احکام سابقہ کو منسوخ کرنے یا
بعض احکام جدیدہ لانے کی وجہ سے نبی نہیں کہلائے۔ بلکہ ان کو
دی گئیں یہی نبوتیں اور پیشگوئیاں، جن کی وجہ سے پہلے نبی نبی
کہلاتے رہے۔ اس امت میں ملیں گی۔ پس جس شخص کو بھی ویسی پیشگوئیاں
مل جائیں گی۔ جن کی وجہ سے پہلے نبی نبی کہلائے۔ وہ شخص بھی پہلے
نبیوں کی طرح نبی کہلائے گا۔ اور اس کی نبوت اور پہلے انبیاء کی نبوت میں
بلحاظ نفس نبوت کوئی فرق نہیں ہوگا۔ کیونکہ ہو بہو وہی چیز امت محمدیہ
میں ملنے کا وعدہ ہے۔ جو پہلے انبیاء کو ملی ہے۔ ہاں آگے چل کر
مسیح موعود علیہ السّلام نے اس کے طریق حصول کو مختلف بتایا ہے۔

(۳) آیت لایظھر علی غیبہ الخ سے جس قسم کا اظہار علی الغیب
کا ملنا پایا جاتا ہے۔ یہ بجز نبی اور رسول کے کسی کو نہیں مل سکتا یعنی
صرف نبی اور رسول کو ہی مل سکتا ہے۔ کیونکہ اس مصفےٰ الغیب پانے
کے لئے **نبی ہونا ضروری** ہے۔

غیر مبایعین کہا کرتے ہیں۔ نبی کا نام پانا اور ہے اور نبی ہونا اور
ہے۔ اس امت میں نبی کا نام یا لقب تو مل سکتا ہے لیکن نبی ہو کوئی
نہیں سکتا۔ وہ اس حوالہ پر غور کریں۔ کہ مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔ "پس
مصفےٰ الغیب پانے کے لئے نبی ہونا ضروری ہوا۔"

(۴) آیت انعمت علیھم گواہی دیتی ہے۔ کہ جس مصفےٰ الغیب کے پانے کے
لئے نبی ہونا ضروری ہے۔ نہ کہ صرف نبی کا نام پانا (گو ہمارے نزدیک ہونا
اور نام پانا ایک ہی بات ہے) اس مصفےٰ الغیب سے یہ امت محروم نہیں
پھر بار بار بتاتے ہیں۔ یہ وہ مصفےٰ الغیب ہے۔ جو حسب آیت لایظھر
علی غیبہ الخ نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے۔

(۵) یہ نبوت اور رسالت جو نفس نبوت کے لحاظ پہلے انبیاء کی طرح ہے
یہ براہ راست نہیں مل سکتی۔ کیونکہ یہ طریق اب بند ہے۔

(۶) اس نبوت اور رسالت کے ملنے کا طریق جو نفس نبوت کے لحاظ
اور حسب منطوق آیت پہلے انبیاء کی طرح ہے۔ صرف ایک ہے۔ یہ
ایک طریق بروز ظلیت اور فنا فی الرسول کا طریق ہے۔ جو شخص

بروز ظلیت اور فنا فی الرسول کے دروازہ سے
داخل ہوگا۔ اسے ہی وہ نبوت مل سکتی ہے۔ جو پہلے انبیاءؑ
کو براہ راست ملی۔

پس امت محمدیہ میں جو نبوت ملے گی۔ یہ نفس نبوۃ
کے لحاظ سے ویسی ہی ہوگی۔ جو پہلے انبیا کو ملی۔ ہاں
ذریعہ حصول نبوت میں فرق ہوگا۔ پہلوں کو براہ راست ملی
مگر امت محمدیہ میں محض بروز ظلیت اور فنا فی الرسول کے
طریق سے مل سکتی ہے۔

خاکسار

قاضی نذیر احمد از لائلپور

اقتباس

صحیح طریق کار

تنظیم اپنی ساری قوت اسی نقطہ کی توضیح و تشریح میں صرف کر رہا ہے۔ ایڈیٹر تنظیم کا ایمان ہے۔ کہ اگر مقاصد آسمان کی طرح بلند ہوں۔ عزم پہاڑ کی طرح مضبوط ہوں۔ قدم قدم پر ایثار اور قربانی کے انبار لگائے جائیں۔ اور کارکن جان توڑ توڑ کر شہید ہو جائیں۔ لیکن اگر طریق کار صحیح نہیں تو یہ سب کچھ پرکاہ کے برابر بھی حیثیت نہیں رکھتا۔

مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اپنے ایک تازہ خطبہ میں لکھتے ہیں۔ کہ

"دنیا میں ہر ایک چیز اور ہر ایک کام کے لئے ایک رستہ ایک طریق اور ایک راہ مقرر ہے۔ بغیر اس راہ کے اختیار کرنے کے اور بغیر اس طریق پر چلنے کے انسان کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اچھے سے اچھے مقصد کو مدنظر رکھکر کوئی کام کرے اور اعلیٰ سے اعلیٰ نیت سے کام کرے۔ لیکن اگر وہ اس طریق کو چھوڑیگا جو خدا تعالےٰ نے اس کام کے لئے مقرر کیا ہے۔ تو کبھی کامیاب نہ ہوگا۔ دنیا میں خالی نیت کبھی فائدہ نہیں دیتی بہت لوگ اس دھوکہ میں رہتے ہیں۔ کہ ہماری نیک نیت ہے اور چونکہ نیت نیک ہے۔ اس لئے نتیجہ بھی اچھا نکلنا چاہیئے۔ مگر ایک شخص خواہ کتنی ہی اعلیٰ نیت رکھے۔ لیکن اگر وہ بجائے منہ میں لقمہ ڈالنے کے ناک میں ڈالے۔ تو اس سے اس کا پیٹ نہیں بھریگا۔ بلکہ بیمار ہو جائے گا۔ اور اس کی نیک نیت اسے کوئی نفع اور فائدہ نہ دیگی۔ لوگوں کو یہ خطرناک غلطی لگی ہوئی ہے۔ اگر انسان وہ طریق اختیار کرے۔ جو خدا تعالےٰ نے کسی کام کے لئے مقرر کیا ہو۔ تو تھوڑی محنت سے بھی وہ ایسے نتائج حاصل کر سکتا ہے۔ کہ دنیا حیران رہ جاتی ہے۔ صحیح طریق پر تھوڑی محنت کرنے سے بھی مفید نتائج نکل سکتے ہیں۔ لیکن اگر غیر صحیح طور پر بہت محنت اور مشقت بھی کی جائے۔ تو کچھ نتیجہ نہیں نکلتا اس وقت مسلمانوں کی جو کچھ حالت ہے۔ اس پر اگر غور کیا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کا طریق عمل صحیح نہیں ہے۔ صحابہ کرام چونکہ اصل راستہ پر چلتے تھے۔ اس لئے اگر دو قدم بھی اٹھاتے تھے۔ تو بھی خدا تعالےٰ کے قریب ہوتے جاتے تھے۔ لیکن وہ لوگ جو اصل راستہ پر نہیں چلتے۔ جس قدر قدم بھی اٹھاتے ہیں۔ خدا سے دور ہوتے جاتے ہیں"!

صاحبو! مرزا صاحب کی تقریر کا ایک ایک لفظ صحیح ہے۔ اگر مجھ سے پوچھیں تو میں عرض کروں گا۔ کہ اس وقت مسلمانوں میں نیک نیت، مجاہد، ایثار پیشہ کارگزار اور مقاصد کو سمجھنے والے تو ہزاروں موجود ہیں۔ تو "طریق کار" کو مرتب کرنے والے بہت کم ہیں۔ ہم کتنے بڑے بڑے مقاصد اور پروگرام مرتب کرتے ہیں۔ لیکن جب "طریق کار" کا سوال آتا ہے۔ تو پہلے ہی قدم پر اپنے ماضی حال اور مستقبل تینوں زمانوں کو برباد کر دیتے ہیں۔ اسی بنا پر جب بڑے بڑے تعلیم یافتہ اور ذی اثر مسلمانوں کی حالت پر نظر جاتی ہے۔ تو میری روح پاش پاش ہو جاتی ہے۔ آہ! آہ!! کسی مسلمان کو یہ شکایت ہو گی۔ کہ مسلمانوں میں عمل و ایثار کا مادہ کم ہے۔ لیکن میرے سامنے تو سب سے بڑا ماتم یہ ہے۔ کہ طریق کار کی نادرستی کے باعث، ہم جس قدر عمل و خدمت اور ایثار و قربانی کر رہے ہیں۔ اسی قدر اسلام اور مسلمانوں کی بیخ کنی کی ہے۔ اور ہماری انجمنیں اور اخبار جس قدر تیز دوڑ رہے ہیں۔ اسی قدر قوم اپنے نصب العین سے دور جا رہی ہے۔ اس لئے کہ راستہ صحیح نہیں۔

احمدیہ جماعت نے ہم سے بہت پیچھے اپنا سفر شروع کیا ہے۔ لیکن آج ہم اس جماعت کی گرد کو بھی نہیں پا سکتے دنیا کے ہر گوشہ میں اس جماعت کے نام اور کام کی دھوم ہے ہم بھی کام کے مدعی ہیں۔ لیکن اے غافل مسلمانو! سوچو کہ ہم نے عملی طور پر کیا کیا؟ مذہبی اور دینی کام تو الگ رہے۔ سارے ہندوستان میں ۷ کروڑ مسلمانوں کا ایک بھی قابل ذکر بنک یا انشورنس کمپنی ہے؟ اگر نہیں ہے۔ تو پھر ۷ کروڑ انسانوں کی تجارتی ضروریات کیونکر پوری ہو نگی؟ نہ صرف یہ کہ کچھ نہیں ہوا۔ بلکہ جو کچھ ہوا ہے اس نے قوم کو زیادہ سے زیادہ مایوس بے اعتماد اور ایک دوسرے کا دشمن بنا دیا ہے یاد رکھو کہ دنیا میں سب سے بڑا سوال، طریق کار کا سوال ہے راستہ صحیح ہو تو ایک اپاہج اور بیمار آدمی بھی منزل مقصود پر پہونچ جاتا ہے۔ اور اگر یہ حاصل نہیں۔ تو یاد رکھو کہ کچھ بھی نہیں۔ تم جس قدر دوڑ رہے ہو۔ منزل مقصود سے دور جا رہے ہو۔ وَلِلّٰہِ عاقبۃ الامور۔

(تنظیم ۲۸ فروری)

معاونین جرائد سلسلہ

الفضل

محمد عبداللہ خان وکیل اجنالہ ۲
بوٹے خاں کلیانوالہ ۲
مرزا عبدالحمید کلرک ریویو اردو یک
محمد کریم خاں صاحب ملتان "
محمد افضل صاحب بوڑھیر "
شریف اللہ صاحب بنوں "
سیکرٹری صاحب جلیپے گوری "
طفیل احمد صاحب مرزیکا "
منشی محمد یوسف جھٹانوالی یک
نذیر احمد خاں صاحب جمیلرہ یک
چوہدری محمد منیر خان انبالہ یک
ڈاکٹر بشیر احمد خاں صاحب دریا خان "
عبدالحکیم صاحب کراچی صدر یک
ضیاء الدین صاحب کھوکھر یک
سردار امیر محمد خاں صاحب کوٹ قیصرانی یک
مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ قادیان خریدار یک
محمد اسمٰعیل صاحب دریسر ڈاہری "
شیخ حسین بخش پٹواری نہر چک ۵۴ "

عبدالرحیم پھلواں خریدار یک
برکت علی صاحب گجرات یک
چوہدری غلام محمد چک ۳۰ یک
" عصمت اللہ خاں پلیڈر لائل پور "
ڈاکٹر محمد انور صاحب کھوہار یک
ماسٹر عبدالرحمن صاحب کوہ مری "
خان زید خاں صاحب خانیوال "
خان محمد صاحب زرگر ملتان "
منشی عبدالحق صاحب کوئٹہ "
مرزا سلطان احمد صاحب بیدومر "
بشارت احمد چک ۶۴۸ "
عبدالجبار صاحب کوسل "
محمد اسمٰعیل صاحب ڈاہری "
ملک عزیز احمد صاحب علی پور "
حافظ محمد قاسم صاحب بنگا ڈگیڈی "
بابو عبدالغنی صاحب کوٹری "
چوہدری نور محمد صاحب شنشر نوشہرہ کنٹ خریدار یک
بابو عبدالغنی صاحب بنگا ڈریکو کوٹری "
ملک عزیز احمد صاحب بی اے پلیڈر علی پور یک

سن رائز

میاں احیاء الدین صاحب پشاور ۲
منشی محمد دین صاحب قادیان ۱
ایم۔ اے عزیز نہاری برما ۲

دوست محمد صاحب کلکتہ ایک
ظہور الحسن صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خان "
سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن "

سن رائز کی طرف احباب نے بہت کم توجہ دی ہے۔ حالانکہ حضور نے کانفرنس کے موقعہ پر تاکید فرمائی تھی۔ کہ ہر جماعت اپنے ذمہ ایک خاص تعداد لے لے۔ تاکہ سن رائز اپنے خرچ پر چل سکے۔

مصباح

مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ قادیان یک خریدار
مستری نظام الدین صاحب کسولی یک خریدار
استانی صاحبہ گوئیکی یک خریدار
استانی صاحبہ سردار بیگم گجرات یک خریدار
فضل الرحمن صاحب سامانہ یک خریدار
نور حسن صاحب کوٹلی ارنرائن یک خریدار
بابو محمد بخش صاحب گارڈین کلرک انبالہ یک خریدار
عشرت بیگم صاحبہ سنور یک خریدار
سیکرٹری صاحب تبلیغ فیروز پور یک خریدار
اہلیہ موسٹے رضا صاحب دانا پور یک خریدار
فاطمہ بی بی صاحبہ چک ۳۷ یک خریدار
بیگم بی بی صاحبہ بچیانہ یک خریدار
قاضی عبدالمجید صاحب انسپکٹر کھیوڑہ یک خریدار
گیانی سردار احمد صاحب مبلغ قادیان یک خریدار

نیاز مند مہتم طبع و اشاعت قادیان

فہرست نومبائعین

جنوری ۱۹۲۸ء

۱۔ عبدالعزیز صاحب سکنہ کوٹلہ صوبہ سنگھ
۲۔ رحمت صاحب ہگوال متصل قادیان
۳۔ نتھو 〃 ضلع گورداسپور
۴۔ فتح محمد 〃 نومسلم جالندھر شہر
۵۔ نادر علی 〃 چک نمبر ۱۲۲
۶۔ شیخ محمد دین 〃 قادیان
۷۔ علی محمد 〃 ٹوڈرل
۸۔ طالب خاں 〃 ضلع جہلم
۹۔ سید عبدالقادر صاحب سابق مجسٹریٹ درجہ اول پٹیالہ ۔ (بیعت خلافت)
۱۰۔ محمد صادق صاحب مغلپورہ
۱۱۔ ہاشم دین 〃 مراڑہ
۱۲۔ شیخ الٰہی بخش 〃 چنیوٹ
۱۳۔ عبدالحمید 〃 〃
۱۴۔ محمد شفیع 〃 〃
۱۵۔ نصیر احمد 〃 〃
۱۶۔ اہلیہ عبدالمجید 〃 〃
۱۷۔ ہاجرہ 〃 〃 〃
۱۸۔ عائشہ بنت صدیق محمد یوسف صاحب جدہ
۱۹۔ اشرف علی صاحب ضلع مین پوری
۲۰۔ تلبے خان 〃 〃 فرخ آباد
۲۱۔ دین محمد 〃 〃 مین پوری
۲۲۔ ظہور علی 〃 〃 〃
۲۳۔ لال خان 〃 〃 〃
۲۴۔ اٹے خان 〃 〃 〃
۲۵۔ لاکھن خاں 〃 〃 〃
۲۶۔ جھوڑے شاہ 〃 〃 〃
۲۷۔ لیاقت شاہ 〃 〃 〃
۲۸۔ بچو شاہ صاحب ضلع مین پوری
۲۹۔ محبوب خاں 〃 〃
۳۰۔ فضیلت بی بی صاحبہ صدر شاہ پور
۳۱۔ عمری 〃 ضلع گورداسپور
۳۲۔ رحیم بخش صاحب ضلع لائیپور
۳۳۔ علی محمد 〃 〃 〃
۳۴۔ نبی بخش 〃 نمبردار 〃 〃
۳۵۔ ارشاد علی شاہ صاحب لنڈی کوتل
۳۶۔ محمد صدیق صاحب نوشہرہ تقانیسر
۳۷۔ اہلیہ غلام نبی 〃 لاہور
۳۸۔ عمری زوجہ علی محمد 〃 اٹھوال
۳۹۔ فضل قادر 〃 〃
۴۰۔ محمد علی 〃 〃
۴۱۔ محمد علی 〃 ڈیرہ غازیخاں
۴۲۔ محمد شاہ 〃 ضلع جہلم
۴۳۔ مراد علی 〃 〃 گوجرانوالہ
۴۴۔ عبداللہ 〃 ریاست جنید
۴۵۔ اللہ رکھا 〃 چھاؤنی سیالکوٹ
۴۶۔ دین محمد 〃 ضلع گورداسپور
۴۷۔ مولا بخش 〃 〃 〃
۴۸۔ شاہ محمد 〃 〃 〃
۴۹۔ دین محمد 〃 〃 〃
۵۰۔ کریم بی بی صاحبہ 〃 سیالکوٹ
۵۱۔ عطر بی بی 〃 〃 〃
۵۲۔ عائشہ بی بی 〃 کوٹ قیصرانی
۵۳۔ بخت دڈی 〃 〃 〃
۵۴۔ مائی جنت 〃 〃 〃
۵۵۔ رحمت بی بی 〃 〃 〃
۵۶۔ فتح بی بی 〃 〃 〃
۵۷۔ صاحب بی بی 〃 〃 〃
۵۸۔ زوجہ سید عبدالقادر صاحب پٹیالہ
۵۹۔ شیخ محمد نواز صاحب سیالکوٹ
۶۰۔ سید رفعت حسین متعلم علیگڈھ
۶۱۔ سید نور حسین شاہ صاحب لاہور چھاؤنی
۶۲۔ اہلیہ 〃 〃 〃 〃
۶۳۔ عبداللہ صاحب ضلع امرتسر
۶۴۔ شکر اللہ 〃 〃 لائیلپور
۶۵۔ گلاب بی بی صاحبہ 〃 〃
۶۶۔ ہاجرہ 〃 〃 〃
۶۷۔ محمد نصیر صاحب 〃 〃
۶۸۔ عنایت اللہ 〃 〃 〃
۶۹۔ پیدائش اللہ 〃 〃 〃
۷۰۔ کریم بخش 〃 〃 〃
۷۱۔ عمر دین 〃 〃 〃
۷۲۔ نانکی 〃 〃 〃
۷۳۔ کریم بی بی 〃 شہر سیالکوٹ
۷۴۔ بھاگ بھری 〃 ضلع گوجرانوالہ
۷۵۔ جنت بی بی صاحبہ رائے ونڈ
۷۶۔ قاضی محمد علی صاحب نوشہرہ کلاں
۷۷۔ نواب بی بی صاحبہ ضلع گوجرات
۷۸۔ زینب بی بی 〃 〃 کانگڑہ
۷۹۔ رحمت بی بی 〃 سامانہ
۸۰۔ چراغ الدین صاحب ضلع شیخوپورہ
۸۱۔ محمد لطیف 〃 〃 سیالکوٹ
۸۲۔ احمد بخش 〃 〃 گورداسپور
۸۳۔ غلام احمد 〃 〃 ہوشیارپور
۸۴۔ اسماعیل 〃 〃 گورداسپور
۸۵۔ قادر بخش 〃 〃 سیالکوٹ
۸۶۔ غلام محمد 〃 ملتان
۸۷۔ محی الدین 〃 کنانور

فروری ۱۹۲۸ء

۸۸۔ چودھری محمد شریف صاحب کراچی
۸۹۔ محمد نبی صاحب شہر دہلی
۹۰۔ رحمت الصمد 〃 ضلع شیخوپورہ
۹۱۔ غلام بھیک 〃 لاہور
۹۲۔ محمد خاں 〃 ضلع شاہپور
۹۳۔ حیدر علیخاں 〃 بنگال
۹۴۔ اسمٰعیل خاں 〃 میمن سنگھ
۹۵۔ سید مقبول گیلانی 〃 برہمن بڑیہ
۹۶۔ ملک محمد بیگ 〃 ضلع لائیپور
۹۷۔ میاں علی محمد 〃 〃 〃
۹۸۔ محمد یوسف 〃 〃 ہمیرپور
۹۹۔ شمیم حسین 〃 〃 کرنال
۱۰۰۔ علی حسن شاہ 〃 سیالکوٹ
۱۰۱۔ بہادر خاں 〃 جہلم
۱۰۲۔ مسماۃ رحمت صاحبہ 〃 〃
۱۰۳۔ عبدالواحد صاحب گورداسپور
۱۰۴۔ غلام شبیر 〃 ضلع سہارنپور
۱۰۵۔ میاں احمد محمد 〃 〃 شیخوپورہ
۱۰۶۔ میاں مولا بخش 〃 〃 گوجرانوالہ
۱۰۷۔ اہلیہ 〃 〃 〃
۱۰۸۔ دختر 〃 〃 〃
۱۰۹۔ منشی غلام قادر 〃 مدرس 〃 〃
۱۱۰۔ عائشہ بی بی صاحبہ لالہ موسیٰ
۱۱۱۔ عبدالرسول صاحب متعلم جامعہ عثمانیہ دکن
۱۱۲۔ چودھری غلام محمد صاحب ضلع گورداسپور
۱۱۳۔ مستری نذیر احمد 〃 〃 گوجرانوالہ
۱۱۴۔ میاں علی محمد 〃 〃 لائیلپور
۱۱۵۔ ملک محمد بیگ 〃 〃 〃
۱۱۶۔ میاں فضل کریم 〃 〃 کوہاٹ
۱۱۷۔ میاں الہ دین 〃 راولپنڈی
۱۱۸۔ میاں عبداللہ 〃 ضلع جالندھر
۱۱۹۔ مسماۃ راج بی بی 〃 〃 گوجرات
۱۲۰۔ مسماۃ حسین بی بی 〃 〃 〃
۱۲۱۔ نواب خاں صاحب 〃 جہلم
۱۲۲۔ مسماۃ عالم بی بی صاحبہ شیخوپورہ
۱۲۳۔ چودھری سلطان عالم صاحب ضلع جہلم
۱۲۴۔ حافظ احمد دین صاحب 〃 سیالکوٹ
۱۲۵۔ محمد علی صاحب ضلع گورداسپور
۱۲۶۔ بارغ علی 〃 فیروزپور شہر
۱۲۷۔ مہر دل خاں 〃 نوشہرہ
۱۲۸۔ بیوہ محی الدین 〃 ضلع پوری
۱۲۹۔ سپاہی علم دین 〃 پنجاب رجمنٹ جہلم
۱۳۰۔ میاں صاحب دین 〃 لالہ موسیٰ
۱۳۱۔ میاں محمد علی 〃 ضلع سیالکوٹ
۱۳۲۔ فتح محمد 〃 ریاست نابھہ
۱۳۳۔ محمد اکبر خاں صاحب ضلع لیٹ ڈی
۱۳۴۔ زوجہ صاحبہ مولوی محمد اسرائیل صاحب ضلع ہزارہ
۱۳۵۔ غلام حسن صاحب 〃 گوجرانوالہ
۱۳۶۔ اہلیہ صاحبہ مہر فضلداد صاحب نمبردار چھوکر خورد ضلع گجرات
۱۳۷۔ غلام محمد صاحب ریاست کپورتھلہ
۱۳۸۔ احمد 〃 〃 〃
۱۳۹۔ احمد خاں 〃 ضلع ہوشیارپور
۱۴۰۔ نصر اللہ خاں 〃 〃 سرگودھا
۱۴۱۔ قدرت اللہ خاں 〃 〃 〃
۱۴۲۔ محمد دین صاحب 〃 بہاولپور
۱۴۳۔ غلام محمد 〃 〃 گوجرات
۱۴۴۔ زوجہ صاحبہ 〃 〃
۱۴۵۔ تاج الدین صاحب 〃 ننگری
۱۴۶۔ مہر دین 〃 〃 گوجرانوالہ
۱۴۷۔ سراج الدین 〃 〃 سیالکوٹ
۱۴۸۔ امام الدین 〃 〃 گوجرانوالہ
۱۴۹۔ محمد عبداللہ 〃 〃 گورداسپور
۱۵۰۔ والدہ عزیز دین 〃 کاٹھگڑھ
۱۵۱۔ وی، کنج علی 〃 جنوبی مالابار
۱۵۲۔ علی گوہر صاحب ضلع لاہور
۱۵۳۔ ریاض حسین 〃 سنگرور
۱۵۴۔ غلام غوث 〃 ضلع جالندھر
۱۵۵۔ نصیر الدین 〃 بھیرو چیچی گوجرانوالہ
۱۵۶۔ امام الدین 〃 〃
۱۵۷۔ ماہی 〃 〃 〃
۱۵۸۔ محمد منیر 〃 〃 〃
۱۵۹۔ نانک 〃 〃 〃
۱۶۰۔ مولاداد 〃 〃 〃
۱۶۱۔ عبدالرحیم 〃 〃 〃
۱۶۲۔ فقیر محمد 〃 〃 〃
۱۶۳۔ بوٹا 〃 〃 〃
۱۶۴۔ محی الدین 〃 〃 〃
۱۶۵۔ شاہ محمد 〃 〃 〃
۱۶۶۔ خیر الدین 〃 ہگول
۱۶۷۔ فقیر 〃 〃
۱۶۸۔ جمعدار رحیم بخش 〃 ضلع
۱۶۹۔ جواہر دین 〃 〃

تبلیغ کا نیا طریقہ

سوال۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی آسکتا ہے یا نہیں۔ جواب۔ قرآن شریف میں لکھا ہے کہ آپ کے بعد نبی نہیں آسکتا ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبین سوال۔ اس آیت میں وہ کونسا لفظ ہے جس کے یہ معنی آپ نے کئے کہ محمد صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا جواب۔ خاتم النبین ہے سوال۔ خاتم النبین مقام مدح میں محمد صلعم کے واسطے آیا ہے یا مقام مذمت میں جواب۔ نعوذ باللہ مقام مذمت میں کیوں آتا مقام مدح میں آیا ہے۔ سوال۔ یہ بھی بتا دیجئے کہ نبوت نعمت ہے یا لعنت۔ جواب۔ نعوذ باللہ لعنت کیوں ہوتی بلکہ نبوت تو نعمت ہے اور رحمت سوال۔ ہمایوں اور بابر وغیرہ جو سلطنت ہند کے بانی تھے انہوں نے ہندوستان پر حکومت کی ان کے بیٹوں نے کی پوتوں پڑپوتوں نے ان کے رشتہ داروں بلکہ ان کے غلاموں نے کی مگر بہادر شاہ کی اولاد بھیک مانگتی پھرتی ہے اب بتائیے کہ کیا مقام مدح میں بہادر شاہ کو خاتم السلاطین کہا جا سکتا ہے یا بابر اور ہمایوں کو؟ جواب۔ دین کی مثال دنیا سے کیوں دیتے ہو جواب اللہ تعالیٰ خود نبوت اور بادشاہت کو نعمت بیان فرما رہا ہے چنانچہ دیکھئے یا قوم اذکروا نعمت اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکا [illegible] اپنے اوپر جب بنائے تم میں نبی اور بادشاہ۔ سوال۔ مگر خاتم کا پہلے جواب دیجئے اس کے بعد نئی بحث شروع کرنا۔ جواب۔ ریل تار گراموفون بائیسکوپ پہلے موجود نہ تھے جب یہ چیزیں پیدا ہوئیں تو اس کے واسطے لغات میں نئے الفاظ بنائے گئے کیا اسی طرح محمد صلعم سے پہلے لفظ خاتم عربی زبان میں استعمال نہیں ہوتا تھا اور محمد صلعم کے واسطے خاص طور پر یہ لفظ تراشا گیا ہے تو بیشک تم جو کچھ معنی خاتم کے کرو گے ہم مان لیں گے ورنہ تمہارا فرض ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے مقام مدح میں لفظ خاتم کسی ادیب کی نثر یا کسی شاعر کی نظم میں دکھاؤ کہ اس کے معنی بند کرنے اور روک دینے کے بھی ہیں تو تمہاری بات سچی۔ تمام مولویوں اور عربوں کو کہدو کہ وہ کوئی محاورہ عربی کی کسی قدیم کتاب یا جاہلیت سے دکھا دیں کہ مقام مدح میں خاتم آیا ہو اور بند کرنے اور روکنے کے معنی میں استعمال ہوا ہو جواب۔ آپ اس کے خلاف اور [illegible] معنی خاتم کے دکھا دیجئے۔ سوال۔ سب سے پہلے قرآن شریف کو دیکھئے کہ قرآن شریف میں یہ لفظ کتنی جگہ استعمال ہوا ہے جواب۔ ختم دوسری سورت کی چھٹی آیت میں ختم [illegible] سورت ۳۶ آیت ۶۵ سورت ۴۲ آیت میں یختم ۸۳ سورت [illegible] آیت میں ختم ۳۳ سورت ۴۰ ویں آیت ختامہ مسک ۸۳ سورت ۲۵ ویں آیت۔ سوال۔ گویا آٹھ جگہ یہ لفظ قرآن شریف میں استعمال ہوا اور ایک جگہ بھی بند کرنے اور روکنے کے معنی میں استعمال نہیں ہوا عربی کا محاورہ [illegible] الیا نہیں ملتا قرآن شریف کا محاورہ نہیں ملتا اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا محاورہ دیکھئے چنانچہ محمد صلعم فرماتے ہیں کہ انا خاتم الانبیاء ومسجدی خاتم المساجد یعنی میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد خاتم المساجد ہے اگر محمد صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا تو مسجد نبی کے بعد کوئی مسجد بھی نہیں ہو سکتی حالانکہ مسجد نبوی کے طفیل میں کروڑوں مسجدیں بن گئیں اور کسی نے خاتم المساجد کے معنی بند کرنے اور روکنے کے کرکے نئی مساجد بنانے کو منع نہیں کیا دوسری حدیث میں ہے انا خاتم الانبیاء وانت یا علی خاتم الاولیاء اگر محمد صلعم کے بعد نبی ہونا بند ہوتا تو حضرت علی کے بعد کوئی ولی بھی نہ ہو سکتا حالانکہ حضرت علی کے طفیل میں لاکھوں ولی بن گئے تیسری حدیث انا خاتم الانبیاء وانت یا عم خاتم المہاجرین ہے اگر محمد صلعم کے بعد نبوت بند ہوگئی تو حضرت عباس کے بعد ہجرت بھی حرام قرار دیدی جاتی مگر ہم ہمیشہ دیکھتے ہیں کہ لاکھوں آدمی ہجرت کرکے مکہ مدینہ کو جاتے ہیں ابھی چند سال ہوئے کہ جمعیتہ علماء ہند کے فتوے کے مطابق لاکھوں مسلمانوں نے کابل کو ہجرت کی تھی محمد صلعم کے محاورہ کے بعد صحابہ کرام کا محاورہ دیکھو کہ صحابہ کن معنوں میں اس کو استعمال کرتے ہیں چنانچہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ قولوا خاتم النبین ولا تقولوا لا نبی بعدی یعنی محمد صلعم کو تم خاتم النبین تو کہو مگر یہ مت کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں اسی طرح حضرت مغیرہ ابن شعبہ نے فرمایا ہے کہ خاتم الانبیاء ولا نبی بعدی فقال المغیرہ ابن شعبہ حسبک اللہ اذا قلت خاتم الانبیاء الخ یعنی تمہارے لئے خاتم الانبیاء کہنا کافی ہے۔ چونکہ حضور کے بعد عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہونے لگے صحابہ کے بعد علماء کرام کے محاورات خاتم المفسرین خاتم المحدثین خاتم الشعراء خاتم الحکماء عام طور پر استعمال ہو رہا ہے اور کسی کو خاتم المفسرین کہنے سے یہ مقصد نہیں ہوتا کہ اس کے بعد کوئی مفسر نہیں ہوگا۔ جواب۔ اگر لفظ خاتم کے معنی بند کرنے اور روکنے کے ہیں تو دوسری آیت سن لیجئے سورۃ مائدہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا یعنی آج میں نے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تمام کر دی اس آیت میں خاتم کا لفظ نہیں بلکہ تمام کر دینے کا ہے اور نبوت جو کہ نعمت ہے وہ تمام ہوگئی سوال۔ سورۃ یوسف کی آیت بھی تلاوت فرمائیے ویتم نعمته علیک وعلیٰ آل یعقوب کما اتمہا علیٰ ابویک من قبل ابراہیم واسحاق رکوع اول۔ ترجمہ اور تمام کرے گا تمہارے اوپر نعمت یوسف اور آل یعقوب جیسا کہ تمام کی تھی اس سے پہلے تمہارے والد پر اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق پر [illegible] کی تشریح میری آیت نے کر دی حضرت ابراہیم پر نعمت تمام ہوئی پھر اسحاق پر یعقوب پر آل یعقوب پر یوسف پر [illegible] کے بعد محمد صلعم کو [illegible] غور کیجئے کہ کس طرح نعمت تمام ہوئی جو ایک کے بعد دوسرے کو تمام ہونے کے بعد مل گئی کیا جو وہی تم نے کہا کر تمام کر دی ہے وہی تمہارے بھائی کو مل گئی ہے؟ غرضیکہ یہ ایک بڑی جامع اور قابل مطالعہ بحث ہے جو ہر مسلمان کے مطالعہ کے قابل ہے اپنے ہم خیال آدمی کے آگے کرد سے کمزور دلیل بھی پیش کرو گے تو وہ سن کر کہیگا کہ بیشک یہ معقول جواب ہے مگر اس قسم کے بحث اعتراضات اور جوابات جب آپ کسی مولوی کے آگے پیش کریں گے تو جواب دیتے وقت دانتوں کو پسینہ آجائیگا اس لئے ان دندان شکن سوالات اور اعتراضات کے مکمل اور لاثانی جواب اور بحث کے واسطے میری تازہ تصنیف قرآنی مبین محیط الوباب لمعانی خاتم النبین منگوائیے جس میں ڈھائی سو احادیث اور ساڑھے پانچسو قرآن شریف کی آیات سے ختم نبوت پر بحث کرکے ہمیشہ کے واسطے اس بحث کا خاتمہ کر دیا ہے صفحات ۳۵۰ رفاہ عام کی خاطر قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے عمدہ لکھائی چھپائی ہے فوراً منگوائیے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہے المشتہر منیجر عقد ثریا بلیماران دہلی۔ یہ اشتہار دس ہزار چھپا ہوا علیحدہ موجود ہے تبلیغ کا نیا طریقہ ہے منگوا کر اپنے شہر میں تقسیم فرما کر عند اللہ ماجور ہوجیئے۔

تحفہ جات کشمیر جنت نظیر

پیارے ناظرین السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔

دنیا میں اس وقت ایجنسیوں۔ دوکانوں۔ کوٹھیوں کی کمی نہیں ہے۔ براہ کرم ایک دفعہ بطور آزمائش کے ذیل کی چیزوں میں سے کوئی چیز منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔ ناپسند آنے پر ایجنسی علانیہ واپس لینے کے لئے تیار ہے۔ فہرست ایجنسی مفت

کمبل نو ایجاد ۱۹۲۸ء نہایت خوبصورت لمبا ۳ × ۱ گز وزن ایک سیر پختہ معہ محصولڈاک ملے زعفران خالص نمبر ۲ عہ فی تولہ گل بنفشہ جنگلی نمبر ۱ ۲ خالص فی سیر پختہ نمبر ۱ صہ نمبر ۲ للعہ زیرہ سیاہ فی سیر پختہ سیہ۔ سلاجیت گلگتی فی تولہ ۸ زعفران خالص درجہ اول فی تولہ [illegible] بہیدانہ خالص شیریں فی سیر پختہ للعہ اجوائن خراسانی یعنی بذر البنج فی سیر پختہ [illegible] ممیرا چینی نمبر ۱ [illegible] نمبر ۲ عہ فی تولہ جدوار خطائی خالص [illegible] للعہ صہ فی تولہ چاء سبز اعلیٰ قسم فی سیر پختہ [illegible] مغز بادام شیریں صہ فی سیر پختہ۔ مغز بادام تلخ صہ فی سیر پختہ۔ مغز اخروٹ فی سیر پختہ ۸ روندانہ اخروٹ فی سیر پختہ ۸

مندرجہ بالا اشیاء بذریعہ وی پی پارسل ارسال خدمت ہوں گی محصول ڈاک علاوہ ہوگا۔ تاجران کے لئے خاص رعایت ہے۔ جو اشیاء ناپسند ہوں واپس کر سکتے ہیں۔

المشتہر

محمد نصر اللہ خاں احمدی منیجر مسلم ہمدرد ایجنسی

پاڑی پور کشمیر براستہ اننت ناگ کشمیر

وصیتیں

نمبر ۲۷۲۵ :۔ میں محمد پریل ولد قائم الدین قوم گوپانگ ساکن کمال ڈیرہ تحصیل کنڈیارو ضلع نواب شاہ سندھ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۲۶ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ والسلام۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع الدعا ۱۳۔ نومبر ۲۷ء عاجز محمد پریل احمدی از کمال ڈیرہ سندھ۔ گواہ شد محمد حسین احمدی کمال ڈیرہ۔ گواہ شد محمد یحییٰ احمدی کمال ڈیرہ۔

نمبر ۲۷۷۰ میں مسعودہ بیگم زوجہ بابو عبدالعزیز راجپوت عمر ۲۰ سال ساکن فیروزپور ضلع فیروزپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس زیورات اور مہر کل النعامی ۔۔۔ روپے کی جائداد ہے اس کے دسویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بعد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن قادیان کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری وفات کے بعد اگر کوئی مزید جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ بقلم خود مسعودہ بیگم۔ گواہ شد محمد علی والد موصیہ۔ گواہ شد وزیر محمد ساکن لاہور۔ گواہ شد عبدالعزیز بقلم خود خاوند موصیہ۔ گواہ شد علی محمد جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ فیروزپور۔

نمبر ۲۷۳۱ میں مستری الٰہی بخش ولد فضل دین قوم راجپوت ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت آج بتاریخ ۲۴/۱/۱۲ کو کرتا ہوں۔ میری جائداد میرا ایک مکان پختہ قادیان میں ہے جس پر مبلغ الف ۱۸۰۰ روپیہ خرچ ہوا ہے میں نے اپنی اہلیہ ۔۔۔ ایک ہزار تین سو روپیہ خرچ کیا ہے۔ اور میری اہلیہ مہر النساء صاحبہ نے ۔۔۔ روپیہ اپنے مہر کا خرچ کیا ہے۔ میری ماہوار آمد ۔۔۔ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ نیز میری وفات کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بعد وصیت کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو اسی قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ فقط چوہدری الٰہی بخش احمدی ۔۔۔ گواہ شد ۔۔۔ حالوار دقادیان۔ گواہ شد مرزا مہتاب بیگ بقلم خود۔ گواہ شد مرزا نذیر علی اسسٹنٹ مینیجر بک ڈپو قادیان۔

نمبر ۲۷۳۹ میں ابو محمد حسام الدین حیدر ولد عزت اللہ احمد قوم شیخ عمر ۔۔۔ سال ساکن شہر کومیلا ضلع ٹپرہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳ دسمبر ۱۹۲۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت ایک قطعہ زمین کومیلا میں ہے جس کی قیمت تقریباً ایک ہزار روپیہ ہے ماہوار آمد بعد منہائی پراویڈنٹ فنڈ ۳۸۰ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور بوقت وفات میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ اس جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن قادیان میں بعد وصیت کر دوں تو اسقدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کیا جاویگا۔ فقط بمقام بوگرا ۱۴ دسمبر ۲۷ء۔ العبد موصی ابو محمد حسام الدین حیدر۔ گواہ شد مفتی محمد صادق عفا اللہ عنہ۔ گواہ شد :۔ ابوالعاصم خان بوگرا

نمبر ۲۸۰۵ میں محمد ابراہیم احمدی ولد نظام الدین احمدی قوم شیخ ساکن سٹروعہ تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد ایک کنال تین مرلہ ۵ سرسائی زمین جو کہ قیمتی مبلغ ۲۹۴ روپیہ میں قادیان محلہ دار الفضل میں واسطے مکان بنانے کے خریدی ہے۔ اس کے سوا کوئی خاص جائداد نہیں۔ اس وقت میرا گذارہ خانگی اخراجات تنخواہ پر ہے۔ جو کہ اس وقت ۹۵ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہوگا۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ المرقوم یکم مارچ ۱۹۲۸ء۔ العبد محمد ابراہیم ڈرافٹسمین ۔۔۔ حال وارد مونا رِیاونٹ بقلم خود۔ گواہ شد برکت علی خان دفتر ناظر بیت المال قادیان۔ گواہ شد نور احمد خان مہر لنگر خانہ قادیان ۲/۳/۲۸

ہندوستان کی خبریں

——— راولپنڈی۔ ۳۰۔اپریل میاں عبدالکریم خلف امیر یعقوب خاں مرحوم بغاوت خوست کے ایام میں افغانستان سے بھاگ آئے تھے۔ اور اسی وقت تک حکام کابل سے مخفی تھے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ میاں صاحب موصوف گذشتہ دنوں اپنی ہمشیرہ کے ہمراہ براستہ افغانستان گرباز جنگل پہونچ گئے۔ پچھلے ہفتہ علاقہ کے سب انسپکٹر نے۔ ان دونوں کو گرفتار کرکے یہ اطلاع کابل پہونچا دی جہاں یہ خبر بہت مسرت سے سنی گئی۔ حکومت افغانستان نے سب انسپکٹر کو ترقی دے کر ڈویژن کا اسسٹنٹ کمشنر بنا دیا ہے۔ اور اس باغی کی گرفتاری پر اس کی خدمات کا اعتراف کیا گیا ہے ✦

——— بمبئی ۲۹۔اپریل۔ کامتی پور میں سہ شنبہ کو ایک جلوس پر ہندو و مسلمانوں میں فساد ہو گیا۔ اس محلہ میں خال خال مسلمان ہیں۔ ورنہ اس کی آبادی تمام تر ہندوؤں پر مشتمل ہے اس فساد میں ۴ مسلمان اور ایک ہندو زخمی ہوئے ✦

——— تنکہ گرنگ ۲۹۔اپریل۔ موضع بھل ہار میں مسمی وزیر چند نے رات کے وقت اپنی ساس۔ بیوی۔ لڑکی۔ رسالی وغیرہ کو جبکہ یہ سو رہی تھیں۔ تیز چاقو سے یکے بعد دیگرے قتل کر دیا۔ اس قتل کی وجہ عورتوں کی معمولی تکرار بتائی جاتی ہے۔ ان کے علاوہ اپنے ایک رشتہ دار کو قریب المرگ کر دیا۔ اور پھر اپنے آپکو مار ڈالا ✦

——— مدراس یکم مئی۔ مسلمان عورتوں کا ایک جلسہ ہوا۔ متفقہ طور پر ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا جس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے۔ کہ کارپوریشن اور گورنمنٹ سے کہا جائے۔ کہ پردہ دار عورتوں کے لئے شہر کے گنجان آباد حلقوں میں پردہ پارکیں بنائی جائیں۔

——— نئی دہلی ۲ر مئی۔ اس خبر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ راجہ غضنفر علی مہاراجہ الور کے پرائیویٹ سیکرٹری مقرر کر دئے گئے ہیں۔

——— بمبئی یکم مئی۔ نیشنل نیوز پیپرز آف انڈیا لمیٹڈ کمپنی کی جس کی ملکیت "انڈین نیشنل ہیرلڈ" ہے۔ پہلی سالانہ میٹنگ ہوئی جس میں ۱۵ ستمبر ۱۹۲۶ء سے ۱۲ر اکتوبر ۱۹۲۷ء تک دو لاکھ روپیہ کا نقصان دکھلایا گیا ✦

——— کلکتہ یکم مئی۔ ہڑتال بڑھتی جا رہی ہے۔ کلکتہ کے گرد و نواح کے مزدور بھی ہڑتال میں شامل ہو رہے ہیں۔ ایسٹ انڈین ریلوے کے تمام ورکشاپ بند پڑے ہیں۔ اور ہڑتالکنندوں کی تعداد ۴۰ ہزار تک پہونچ گئی ہے۔ جمشید پور کے مزدوروں کی ہڑتال بھی بڑھ رہی ہے۔ نیز خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ٹاٹا کمپنی کے تمام مزدوروں تک اس ہڑتال کا اثر پہونچ جائیگا۔ ہڑتالیوں کی امداد کے لئے چندہ جمع کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ ماسکو سے بھی ان کی امداد کے لئے کچھ چندہ وصول ہوا ہے۔

——— امرتسر ۲ر مئی۔ کٹڑہ آہلو والیاں میں رات کے ½ ۱ بجے ایک سگرٹ فروش کی دوکان میں آگ لگ گئی۔ لوگ بہت سی تعداد میں جمع ہو گئے۔ اور آگ پر قابو پانے کے لئے کوشش کی گئی۔ لیکن آگ اس قدر بڑھ رہی تھی۔ کہ لاہور سے فوراً فائر بریگیڈ کے لئے کہا گیا۔ آگ پر صبح قابو پا لیا گیا۔ نقصان کا اندازہ کئی لاکھ روپے کا لگایا جاتا ہے۔ لوگوں کا خیال ہے۔ کہ امرتسر میں آج سے پہلے ایسی آگ کبھی نہیں دیکھی گئی ✦

——— شملہ ۲ر مئی۔ گورنمنٹ ہند کا ایک اعلان مظہر ہے کہ فجی سے ۷۳۰ تارک الوطن ہندوستان واپس آ رہے ہیں۔ جن میں سے ۲۴۴ کراسی ہیں ✦

——— کلکتہ ۳ر مئی۔ راجہ ہیکاموہن رائے بہوانیپور آنجہانی کی بیوہ سیلاسوت دیوی نے کلکتہ یونیورسٹی کو ½ ۱ لاکھ روپیہ اس غرض سے عطا کیا ہے۔ کہ یونیورسٹی اہل بنگال کے لئے صنعتی تعلیم یا عملی سائنس یا سائنٹیفک صنائع کی تعلیم کا انتظام کرے ✦

——— مسٹر داؤد داپسن نے پھر مسلم آؤٹ لک کی ادارت قبول کر لی۔ آپ قبل ازیں بھی عرصہ تک اس اخبار کے مدیر رہ چکے ہیں۔ لیکن کچھ عرصہ سے کسی وجہ سے آپ نے علیحدگی اختیار کر لی تھی ✦

ممالک غیر کی خبریں

——— "اتحاد مشرقی" جلال آباد نے اپنی اشاعت مورخہ ۲۲ر شوال میں یہ افسوسناک خبر درج کی ہے۔ کہ دولت افغانستان کے صدر اعظم سردار عبدالقدوس خان وفات پا گئے۔

——— وارسا ۳۰۔اپریل۔ کل رات کے ۱۰ بجے شاہ افغانستان اور ملکہ معظمہ کی تشریف آوری پر صدر جمہوریہ پولینڈ اور دیگر معزز ارکان حکومت نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ شہر کو جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا۔ اور سڑکوں کے دونو کناروں پر افواج صف بستہ کھڑی تھیں۔ شاہ افغانستان وزیر اعظم کے محل پر تشریف لے گئے۔ وہیں قیام پذیر رہیں گے ✦

——— سٹاک ہالم۔ ۲۹۔اپریل۔ دنیا کی سب سے لمبی ٹیلیفون لائن کا تجربہ نہایت کامیابی سے ہو گیا۔ یہ لائن ۲۴۲۲ میل لمبی ہے اور کارونہ اور جنیوا کے درمیان لگائی گئی ہے۔

——— جی موہوا (میکسیکو) ۳۰ر اپریل۔ باغیوں کے ہاتھ پڑنے کے مطابق... جن والے شہد کی تلاش میں پھر رہے تھے۔ کہ پہاڑ کی غار میں انہوں نے ایک سو مرد۔ عورت اور بچوں کی کٹی ہوئی لاشیں دیکھیں۔ بعض لاشیں ایسی حالت میں ہیں۔ جیسے کوئی عبادت میں مصروف ہو۔ بعض کے چہرے موت کی سختی سے بگڑ گئے ہیں۔ تحقیقات سے پایا جاتا ہے۔ کہ لاشیں آپس میں بندھی ہوئی ہیں۔ عام خیال ہے۔ کہ ہسپانی فتوحات کے وقت مقتولوں کو اس غار میں رکھا گیا تھا ✦

——— رابرٹسن بیچ ۳۰۔اپریل۔ اودگامہ کے معدن طلا میں ہفتہ کی صبح کو آگ لگ گئی۔ ابھی تک فرو نہیں ہو سکی۔ امدادی جماعتیں دن رات آگ بجھانے کے کام میں مصروف ہیں۔ نقصان جان تو کوئی نہیں ہوا۔ لیکن لکڑی کے شہتیروں کو سخت نقصان پہونچا ہے۔ موقعہ آتش کے گرد فصیل بنا دی گئی ہے۔ تاکہ آگ زیادہ پھیلنے نہ پائے ✦

——— امسٹرڈم ۲۹ر اپریل۔ ہندوستان کی ہاکی ٹیم نے ڈچ المپک ہاکی ٹیم کو ۹ گول سے ہرا دیا۔ ہندوستان کی ٹیم پر ایک گول بھی نہیں ہوا ✦

——— نیویارک ۲۹ر اپریل۔ نیویارک کی ایک ریڈیم کمپنی کے خلاف پانچ لڑکیوں کی موت کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا ہے لڑکیاں گذشتہ کئی سالوں سے ریڈیم کمپنی میں ملازم تھیں۔ اور گھڑیوں کے ڈائلوں پر ریڈیم لگایا کرتی تھیں۔ ان لڑکیوں کو ہدایت کی گئی تھی۔ کہ برشوں کو اپنی زبان کے ذریعہ سے گیلا کر لیا کریں۔ استغاثہ کے وکیلوں نے ایکس ریز کے ذریعہ کھینچے ہوئے فوٹو عدالت میں پیش کئے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح آہستہ آہستہ ریڈیم ان کے جسم اور ہڈیوں کو گھلا گھلا کر ان کی موت کا باعث ہوا ✦

——— قسطنطنیہ یکم مئی۔ گذشتہ جنوری میں بروصہ کا امریکن بائیبل ہاؤس مشن سکول اس بنا پر بند کر دیا گیا تھا۔ کہ اس سکول کا عملہ مذہبی پروپیگنڈا کرتا ہے۔ جو اس سکول کی چار ترک لڑکیوں کے عیسائی بنائے جانے سے ظاہر ہے۔ اب اسی سلسلہ میں سکول مذکورہ کی مہتمہ اور دو استانیوں کو سکول ہی کے اندر تین تین دن کی قید اور تین تین ترکی پونڈ کی سزا دی گئی ہے۔

——— پیرس یکم مئی۔ مہاراجہ تکوجی راؤ۔ سابق مہاراجہ اندور نئی مہارانی کے ہمراہ پیرس پہونچ گئے ہیں۔ آپ نے اس مکان میں قیام فرمایا ہے۔ جو آپ نے ہندوستان آنے سے پہلے ایک فرانسیسی دوا فروش سے خریدا تھا۔ آپ نے اس مکان میں ایک تھیٹر بھی بنوایا ہے۔ اس تھیٹر کے اوپر ایک ایسی جگہ بنائی گئی ہے۔ جہاں سے شہر پیرس دکھائی دیتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مہاراجہ صاحب آئندہ کے لئے مستقل طور پر فرانس ہی میں قیام رکھیں گے ✦

منشی عبدالرحمان قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان دارالامان میں چھاپ کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا فرمودہ درس قرآن شریف

غیب کی سچی خبریں بتانے والا موجود ہے ✤

ہمیشہ نبیوں کے مخالف کہا کرتے ہیں۔ یہ مدعی نبوت بھی غیب کی خبریں بتاتا ہے۔ اور نجومی بھی بتاتے رہتے ہیں۔ پھر ان میں فرق کیا ہوا۔ مگر کہتے ہیں۔ خوبصورت چہرہ کی خوبصورتی بدصورت کے مقابلہ میں ہی کھلتی ہے۔ اسی طرح بدصورتی بھی خوبصورتی کے مقابلہ سے ہی اچھی طرح نمایاں ہوتی ہے۔ ایسے لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ ان کا جنات سے تعلق ہے۔ وہ انہیں غیب کی خبریں بتاتے ہیں یا ستاروں کے ذریعہ وہ غیب کی خبریں معلوم کر لیتے ہیں۔ ہمیشہ پائے جاتے ہیں۔ اور جب تک نبی یا نبی کی قائم کی ہوئی جماعت نہیں ہوتی۔ ان کا بھرم بنا رہتا ہے۔ لیکن جب نبی آکر اقتداری پیشگوئیاں بیان کرتا ہے۔ اور ان کے مقابلہ میں ان کی باتیں آتی ہیں۔ تو ان کی حقیقت کھل جاتی ہے۔ اگرچہ ہماری پیدائش ہی احمدیت میں ہوئی ہے مگر ہم نے بھی دیکھا ہے پہلے کتنے ہرڑ پوپو پھرتے رہتے تھے۔ مگر اب غائب ہوتے جاتے ہیں۔ کیونکہ سچائی کے آجانے کی وجہ سے ان کا پول کھل گیا ہے ✤

فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۝

ایسے لوگوں پر عذاب بھی آتے ہیں۔ اور وہ ذلیل بھی کئے جاتے ہیں۔ تاکہ ان کی وجہ سے نبی کی باتیں مشتبہ نہ ہوں۔ اور اس طرح بھی وہ ذلیل ہوتے ہیں۔ کہ لوگوں کو ان کی حقیقت پہچاننے کی عقل آجائے۔ اور اس طرح ان کا پول کھل جائے۔ یہ بھی ان کے لئے عذاب ہی ہے ✤

مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کا واقعہ ہے۔ انھوں نے دیکھا۔ ان کے محلہ میں ہرڑ پوپو پھرتے ہیں۔ اور عورتوں کو لوٹتے ہیں۔ ایک دن انہوں نے پردہ میں بیٹھ کر اپنا ہاتھ ایک ہرڑ پوپو کو دکھایا۔ اور جب وہ انہیں عورت سمجھ کر بہت سی باتیں بنا چکا۔ تو انھوں نے پردہ اٹھا کر اپنی ڈاڑھی جو بہت لمبی تھی اس کے سامنے کر دی۔ یہ دیکھ کر وہ حواس باختہ ہو گیا۔ اور اپنا تھیلہ بھی وہیں چھوڑ کر بھاگ گیا پھر اس محلہ میں کوئی ایسا شخص کبھی نہ آیا۔ یہ بھی اس کے لئے شِهَابًا رَّصَدًا تھا۔ خدا تعالےٰ نبی کے ماننے والوں کی عقلیں تیز کر دیتا ہے۔ اور وہ ایسے لوگوں کی حقیقت سے آگاہ ہو جاتے ہیں۔ پھر ان میں سے جو نبی کے مقابلہ میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ خدا انہیں دوسرے طریقوں سے بھی ذلیل کر دیتا ہے ✤

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب زلزلوں کے متعلق پیشگوئی کی۔ تو جاپان کا ایک منجم اٹھا۔ اور اس نے اعلان کیا۔ کہ میں نے معلوم کیا ہے۔ سو سال تک کوئی زلزلہ نہ آئے گا۔ مگر زلزلے آئے۔ اور وہ ذلیل ہو گیا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی طاعون کے متعلق تھی۔ کچھ عرصہ ہوا۔ گورنمنٹ نے اعلان کیا۔ کہ ہم نے جو کے حالات کی تحقیقات سے اندازہ لگایا ہے۔ کہ اب طاعون نہ ہوگی مگر مجھے انہیں ایام میں رویا ہوئی۔ کہ طاعون پڑیگی۔ اور میں نے اسے خطبہ میں بیان کر دیا۔ اور پھر اس شدت سے پڑی۔ اور ایسی پڑی۔ کہ ابھی تک بند نہیں ہوئی۔ گورنمنٹ کی رپورٹ بھی موجود ہے۔ اور میرا خطبہ بھی موجود ہے۔ ان کو دیکھ کر معلوم ہو سکتا ہے کونسی بات درست نکلی۔ ہمیں بھی چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ سے رؤیا دکھائی جاتی ہیں۔ اس لئے ان کے پورے ہونے سے بھی آپ کی صداقت ظاہر ہوتی ہے:۔ المومن یریٰ ویُریٰ لہٗ ✤

وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْۤ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۝

وہ کہتے ہیں۔ ہم کہہ نہیں سکتے۔ کیونکہ ابھی اس نبی کا ابتدائی زمانہ ہے۔ کہ اہل دنیا سے نوح کی قوم والا سلوک ہوتا ہے۔ کہ قوم تباہ کی جاتی ہے یا یوسف کے بھائیوں والا۔ کہ قوم کو معاف کر دیا جاتا ہے۔ یعنی دنیا میں جو لوگ بستے ہیں۔ ان کی تباہی کا سامان کیا جاتا ہے یا ہدایت کا ✤

وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ

اور جب ہم اپنی قوم کو دیکھتے ہیں۔ جو بڑی گھمنڈ کرنے والی ہے۔ تو اس میں نیک بھی پاتے ہیں۔ جو اللہ کی خشیت رکھنے والے ہیں۔ اور برے بھی دیکھتے ہیں ✤

كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۝

ہم میں کئی قسم کے لوگ ہیں۔ اچھے بھی ہیں۔ اور برے بھی ✤

وَّاَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۝

اور ہمیں یہ تو یقین ہو گیا ہے۔ کہ یہ جو تعلیم آئی ہے۔ یہ کچھ کر کے رہے گی۔ یا تو دنیا کو آباد کر دیگی یا پھر تباہ و برباد کر دیگی۔ مگر ہو گا کچھ نہ کچھ ضرور۔ پس اب خدا کی طرف سے ایسی آواز پھونکی گئی ہے۔ جس کا کچھ نہ کچھ نتیجہ ضرور نکلیگا۔ اس زمین میں ہم خدا کو عاجز [illegible] کر سکتے - یعنی ضرور نتیجہ نکلے گا۔ اور بھاگ بھی نہیں سکتے۔ یا تو ایمان [illegible] پھر تباہ ہو جائیں گے ✤

وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤى [illegible]

باقی ہمارا تو یہ فیصلہ ہے۔ کہ ہم نے جب کلا[illegible]

فَمَنْ يُّؤْ[illegible]

پھر [illegible]

وہ نقصان سے بھی بچ جاتا ہے۔ خدا اس کے اعمال کو ضائع نہیں کرتا۔ چاہے اس کے اعمال کا اس دنیا میں نتیجہ نکلے یا اگلی دنیا میں ✤

دیکھا جاتا ہے۔ کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ ہم ایمان لے آئے۔ مگر کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ وہ گویا خدا تعالیٰ سے سودا کرنا چاہتے ہیں۔ کہ ادہر وہ ایمان لائیں۔ اور ادہر انہیں دنیاوی نتیجہ مل جائے۔ ان کی مثال ہندوؤں کی سی ہے۔ جو سودے کے طور پر خدا کو مانتے ہیں۔ ہندو مذہب کا بغور مطالعہ کیا جائے۔ تو سب کا سب سودا معلوم ہوتا ہے۔ حالانکہ ایمان کے نتائج اس دنیا سے ہی مخصوص نہیں۔ بلکہ بسا اوقات اگلے جہان سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہاں قومی لحاظ سے اس دنیا میں بھی نبی کے ماننے والوں کو نتائج مل جاتے ہیں۔ کیونکہ نبی کا غالب ہونا ضروری ہے۔ اور وہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ اس کی جماعت دنیا میں غالب ہو۔ پس قومی لحاظ سے تو نبی کے ماننے والوں کو اس دنیا میں غلبہ اور رعب حاصل ہوتا ہے۔ لیکن انفرادی لحاظ سے ہر ایک کو اس دنیا میں نتائج حاصل ہونے ضروری نہیں۔ قوم کو ترقی دینے کے لئے خدا تعالیٰ بیسیوں افراد کو بنیاد کے طور پر زمین میں دفن کر دیتا ہے یا قوم کی ترقی کے لئے کھاد بنا دیتا ہے۔ ہاں ان کو دوسری دنیا میں ضرور اجر ملیگا ✤

اس آیت میں بخس سے مراد وہ نقصان نہیں۔ جو افراد کو پہنچتا ہے۔ بلکہ قومی نقصان یا حقیقی نقصان مراد ہے۔

رھق :۔ اس کے معنے ہیں ایسا بوجھ جو طاقت سے زیادہ ہو۔ تہمت۔ گناہ۔ ظلم ✤

اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ نہ تو نقصان ہو گا۔ یعنی کیا ہوا عمل ضائع نہیں جائے گا۔ اور نہ ایسی تہمت لگائی جائیگی۔ کہ جو کام نہ کیا ہو۔ وہ منسوب کیا جائے نقصان حاصل کردہ چیز میں کمی ہوتی ہے۔ اور تہمت زیادتی ہوتی ہے۔ یعنی جو فعل نہیں کیا ہوتا۔ اس کا مرتکب بنایا جاتا ہے مطلب یہ کہ نیک کام کا ضرور نتیجہ نکلیگا اور جو بدی کی ہو گی۔ اس کی سزا نہ ملے گی ✤

وَاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقَاسِطُوْنَ

چونکہ طبائع میں فرق ہے۔ اس لئے ہم میں سے بعض مسلم ہو گئے۔ اور ہم میں سے ہی کئی انکار کرنے والے بھی

سب سے پہلے جن غیر علاقہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت ایمان [illegible] علاقہ ہی تھا ✤

[illegible] فَاُولٰٓئِکَ تَحَرَّوْا رَشَدًا

[illegible] جنھوں نے ہدایت کی طرف توجہ کی ✤

[illegible] لِجَهَنَّمَ حَطَبًا

[illegible] ✤

[illegible] ان کے

وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ۙ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ

اگر وہ اس طریق پر قائم رہے۔ جو ہم نے مقرر کیا ہے۔ یہ طریق یہودیت نہیں۔ عیسائیت اور جیسا کہ آج کل لوگوں میں نام مشہور ہے۔ محمدیت بھی نہیں۔ بلکہ اسلام ہے جیسا کہ پہلے پارہ میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ تم یہ کہو۔ کہ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ۔ ہم خدا کے فرمانبردار ہیں۔ جو سچائی اس کی طرف سے آئے۔ اسے قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ تو فرمایا :۔

اگر وہ یہ طریق اختیار کرتے تو ہم انہیں پانی پلاتے کثرت سے وافر۔ جو لطیف ہوتا اور ہم ان کے گندوں کو دور کر کے انہیں کمالات تک پہنچا دیتے۔

یہاں ایمان کے بعد فتنہ میں ڈالنے کا ذکر ہے۔ اس لئے اس کے معنے عذاب کے نہیں ہو سکتے۔ بلکہ اس سے مراد پاک کرنا اور اعلیٰ درجہ پر پہنچانا ہے۔

یہ وہی بات ہے۔ جو ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بیان کرتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شادی نہیں کی۔ پھر کس طرح معلوم ہو۔ کہ وہ اپنی بیوی بچوں سے اچھا سلوک کر سکتے تھے۔ ان کو سلطنت نہیں ملی۔ کس طرح پتہ لگے۔ کہ وہ رعایا سے اچھا برتاؤ کرتے۔ ان کو مال و دولت نہ ملی۔ کس طرح ظاہر ہو۔ کہ وہ غریبوں اور محتاجوں کی خبر گیری کرتے۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سب باتیں حاصل ہوئیں۔ اور آپ نے اپنے عمل سے بتا دیا کہ آپ کامل نمونہ ہیں پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ہم اپنے بندوں کو وافر حصہ دیتے ہیں۔ اس لئے نہیں کہ دنیا کوئی اچھی چیز ہے۔ بلکہ اس لئے کہ دکھا دیں۔ دنیا کا سب کچھ ہوتے ہوئے بھی وہ نیک اور متقی ہو سکتے ہیں ✤

وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا

اور جو اپنے رب کے ذکر سے اعراض کرتا ہے۔ اُسے وہ داخل کر دیتا ہے سخت عذاب میں سلک الشئی فی الشئی کے معنے ہیں۔ اس چیز کو اس میں داخل کر دیا یہ داخل کرنا ایسا نہیں ہوتا۔ جیسا کوئی جنگل میں داخل ہو جائے۔ بلکہ ایسا ہے جیسے سوئی کے ناکے میں کوئی چیز داخل کی جائے۔ پس يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا کے یہ معنے ہیں۔ کہ ان کو چاروں طرف سے عذاب گھیر لے گا۔ وہ سخت عذاب میں گویا پرو دئے جائیں گے ✤

وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا

ہم کو یہ بھی یقین ہو گیا ہے۔ کہ مساجد اللہ ہی کے لئے ہیں۔ ان میں کسی قسم کا شرک نہیں کرنا چاہیئے ✤

وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا

اور یہ بھی پتہ لگ گیا ہے۔ کہ خدا کا ہو کر انسان دنیا کی مخالفت سے بھی نہیں بچ سکتا۔

جب کوئی خدا کا بندہ ہو کر کھڑا ہوتا ہے۔ تو لوگ اُسے دکھ ہی دیا کرتے ہیں۔ اور اس کے خلاف کھڑے ہوا ہی کرتے ہیں۔ مگر ہم ایمان لے آئے۔ ہم ایسی باتوں سے ڈر نہیں سکتے۔ اور ہم جانتے ہیں۔ کہ ایسے لوگ ہمارا کچھ بگاڑ بھی نہ سکیں گے ؂

سُورۃ الجنّ رکوع دوم

(۱۵؍ اپریل سنہ ۱۹۲۸ء)

قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ۝

یہی وہ تعلیم تھی جس نے ان لوگوں کے قلب پر اثر کیا۔ جنہوں نے مخفی طور پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتیں سُنیں۔ اور ایمان لے آئے۔ اسی تعلیم کے متعلق خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ دُہراؤ۔ کیونکہ یہ دل پر اثر کرنے والی ہے۔ اور اسی کو وہ لوگ جو غیر ملک کے تھے۔ جنہیں نہ جان تھی نہ پہچان۔ جب آئے۔ اور یہ باتیں سُنیں۔ تو مان گئے۔ کیوں؟ اس لئے کہ یہ ایسی ہیں۔ جنہیں سن کر کوئی انصاف پسند انسان ردّ نہیں کر سکتا۔ یہی باتیں انہوں نے اپنے وطن میں جا کر سنائیں۔ پہلے تو انھوں نے کہا۔ اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا۔ یعنی عام اظہار تعجب کیا۔ پھر کہا۔ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ۔ کہ وہ تعلیم دلوں پر اثر کرنے والی ہے۔ اس کے بعد جو تعلیم دی وہ یہ ہے۔ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ۝ کہ توحید کو اس رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا اور یہی سچی تعلیم ہے۔ جو دلوں پر اثر کرتی اور قلوب کو موہ لیتی ہے۔ کہ خدا ایک ہے اور کوئی اس کا شریک نہیں ؂

کیا ہی عجیب بات ہے۔ کہ جب رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ تعلیم دنیا کے سامنے پیش کی۔ تو اس وقت روئے زمین پر ایک بھی انسان اس کا قائل نہ تھا۔ ساری دنیا شرک میں ڈوبی ہوئی تھی۔ اس وقت دنیا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس تعلیم کو پیش کرنے کی وجہ سے مقابلہ کیا۔ اور جتنا زور لگایا جا سکتا تھا۔ لگایا۔ آپ کو تباہ کرنے کی کوششیں کیں۔ آپ کی تعلیم کو روکنے کی تدبیریں کیں اور کہا یہ ایسی بات بیان کرتا ہے۔ جسے کوئی عقل انسانی تسلیم نہیں کر سکتی۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ اتنے معبودوں کو ملا کر ایک بنا دیا جائے۔ اور اسے کوئی عقل درست تسلیم کرلے۔ مگر آج ساری دنیا میں اور کم از کم تعلیم یافتہ دنیا میں کوئی ایسا انسان نہیں ہے۔ جو توحید کا قائل نہ ہو۔ خواہ وہ عیسائی اور ہندو ہی کیوں نہ ہو۔ ایک خدا کو سب مانتے ہیں۔ عیسائی چاہے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا بنائیں۔ مگر یہ ان کا ایسا ہی فعل ہے۔ جیسے مسلمان توحید کے قائل ہوتے ہوئے قبروں پر سجدے کرتے ہیں۔ اصولاً عیسائیوں نے بھی توحید کو تسلیم کر لیا ہے اور تفصیلاً تو وہ اسلام میں داخل ہو کر ہی سیکھ سکتے ہیں۔ اسی طرح ہندو بھی اصولی طور پر توحید کا اقرار کرتے ہیں۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت یہ حالت تھی۔ کہ لوگ اس بات پر فخر کرتے تھے۔ کہ ہمارا مذہب ایسا ہے۔ جو کئی معبود پیش کرتا ہے۔ مگر یہ مسلمان ایک ہی خدا کو لئے پھرتے ہیں۔ لیکن آج ساری دنیا توحید کی قائل نظر آتی ہے۔ عیسائی بھی جب مسلمانوں کے متعلق کوئی کتاب لکھتے ہیں۔ تو کہتے ہیں مسلمان توحید کے قائل نہیں۔ اصل توحید کے قائل ہم (عیسائی) ہیں۔ اسی طرح آج آریہ تو کھلم کھلا ایک خدا کے قائل ہیں۔ لیکن ہندو بھی جو کئی کروڑ دیوتاؤں کو مانتے ہیں۔ وہ بھی کہتے ہیں۔ کہ بتوں کو سجدہ کرنا شرک نہیں کیونکہ ہم خدا کا تصوّر جمانے کے لئے ان کو سامنے رکھتے ہیں۔ اور اصل میں خدا کو ہی سجدہ کرتے اور اسی کو پُوجتے ہیں ؂

غرض تمام مذاہب والے توحید کے قائل نظر آتے ہیں۔ اور میں کہہ سکتا ہوں یہ اگرچہ اسلام کی تفصیلی فتح نہیں ہے۔ لیکن توحید کے متعلق اجمالی فتح اسلام کو ضرور حاصل ہو چکی ہے۔ یہی پہلا مسئلہ توحید اور شرک کا تھا۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیش آیا۔ اور جس کے متعلق آپ کو ساری دنیا سے مقابلہ کرنا پڑا۔ کیونکہ جب آپ نے توحید کو پیش کیا۔ تو اس وقت کوئی اس کا قائل نہ تھا۔ لیکن اسلام کے آنے کے بعد اس بارے میں تغیّر شروع ہوُا۔ اور آج یہ حالت ہے۔ کہ ساری دنیا اپنے آپ کو توحید کے نیچے لے آئی ہے۔ خواہ عملی لحاظ سے شرک ہی کرتی ہو۔ لیکن اپنے آپ کو توحید کی قائل بتاتی ہے۔ تو قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ۝ یہ وہ تعلیم ہے۔ جو دل پر اثر کرتی ہے۔ اس لئے فرمایا اسے پیش کرو ؂

قُلْ اِنِّىْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝

فرمایا:۔ توحید کو پہلے اپنے گھر سے شروع کرو۔ کئی لوگ توحید توحید کرتے ہیں۔ مگر یہ صرف دوسروں کو سنانے کے لئے ہوتا ہے۔ ان کا اپنا عمل توحید کے مطابق نہیں ہوتا جیسے عیسائی کہتے ہیں۔ مسیح توحید کی تعلیم دینے آیا تھا۔ اور اصل توحید عیسائیت میں ہی ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں۔ مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ اسی طرح آریہ توحید توحید کہتے ہیں مگر یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ ہماری قوم میں ہی ساری ہدایت جمع رہی ہے۔ باقی سب قوموں کو خدا نے چھوڑے رکھا ہے ؂

غرض لوگ توحید دوسروں سے شروع کرتے ہیں۔ اپنے گھر سے نہیں کرتے۔ خدا تعالیٰ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتا ہے۔ تو ایسی توحید شروع کر۔ بلکہ ایسی کر۔ کہ قُلْ اِنِّىْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝ پہلے اپنے گھر کا بُت گرا۔ تیری قربانی۔ تیرے اخلاص۔ تیری قوت۔ تیری بڑائی کی وجہ سے جو ہیبت چھائی ہوئی ہو اس کے متعلق کہدے۔ کہ میری طاقت میں یہ نہیں ہے۔ کہ تمہیں کچھ ضرر پہنچاؤں۔ یا ہدایت دوں۔ تو فرمایا پہلے اپنے بُت کو گرا۔ تاکہ ساری دنیا کے بُت گر جائیں [illegible] دنیا میں ہدایت قائم ہو ؂

قُلْ اِنِّىْ لَنْ يُّجِيْرَنِىْ مِنَ [illegible]

وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْ[illegible]

پھر کئی خدائیاں ذاتی ہوتی ہیں۔ ان [illegible] لوگ [illegible]
تعلق رکھتی ہیں۔ اس لئے [illegible]
ازالہ کردو۔ پھر شاید کو [illegible]
تو ضرور اختیا [illegible]
ذاتی ق [illegible]

کے متعلق بھی کوئی اختیار نہیں رکھتا۔ مجھے بھی کوئی اللہ سے پناہ نہیں دے سکتا۔ اور اللہ کے سوا میں بھی کوئی جگہ پناہ کی نہیں پاتا ؎

اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِسٰلٰتِہٖ ط

اسپر پوچھا جا سکتا ہے۔ کہ جب تم اپنے آپ کو اس طرح بے اختیار بتاتے ہو۔ تو پھر تمہارا کام کیا ہے۔ اور تمہاری اطاعت کرنے کا فائدہ کیا؟ آج اگر کوئی کہے۔ کہ میں خدا نہیں ہوں۔ اور خدا تعالے کے اختیارات مجھے حاصل نہیں۔ تو اسپر کوئی تعجب نہ ہوگا۔ کیونکہ اب لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ خدا تعالے اور بندہ کے درمیان اور واسطے بھی ہیں مگر اس وقت اگر کوئی کہتا۔ کہ مجھے خدائی کے اختیارات حاصل نہیں ہیں۔ تو بعض لوگ سمجھتے یہ کچھ بھی نہیں ہے۔ اس کی اطاعت کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ اس لئے فرمایا۔ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِسٰلٰتِہٖ ط خدائی سے اتر کر ایسی ہستیاں ہوتی ہیں جن کی اطاعت اور جن کا ادب و احترام ضروری ہوتا ہے۔ اور وہ رسول ہوتے ہیں میں رسول ہوں۔ اور مجھے حکم ملا ہے کہ خدا کی باتیں تمہیں پہنچاؤں۔ پس میری اطاعت تمہارے لئے ضروری ہے ؎

وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاِنَّ لَہٗ نَارَ جَھَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا ط

بے شک میں خدا نہیں۔ اور خدائی کمال مجھے حاصل نہیں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ رسالت کی اطاعت تمہیں نہیں کرنی چاہیئے۔ اور رسالت کی اطاعت شرک ہے۔ جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا۔ اس کے لئے جہنم کی آگ ہے۔ وہ اس میں رہیں گے ؎

آج کل غیر مبایعین بھی کہا کرتے ہیں۔ کہ مبایعین ہر وہ بات مان لیتے ہیں جو میاں محمود احمد کہتا ہے۔ اور انھوں نے اسے خدا بنا رکھا ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے۔ انبیاء اور ان کے خلفاء کی اطاعت گناہ نہیں۔ اور نہ شرک ہے۔ یہاں خدا تعالیٰ نے پہلے شرک کا ازالہ کیا ہے۔ پھر اس وجہ سے کہ غیر مبایعین کی طرح یہ کہنے والے ہوں گے۔ کہ نبی یا اس کے خلیفہ کی اطاعت کرنا بھی شرک ہے۔ اس لئے فرمایا۔ یہ سمجھو۔ کہ جب نبی کو ذاتی طور پر اختیارات نہیں۔ تو اس کی اطاعت بھی ضروری نہیں۔ اگر نبی کی اطاعت نہ کروگے۔ تو جہنم میں ڈالے جاؤگے۔ کیونکہ شرک اور چیز ہے۔ اور [illegible] فرستادہ یا اس کے خلیفہ کی اطاعت اور چیز ؎

[illegible] رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ فَسَیَعْلَمُوْنَ [illegible] نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ط

[illegible] وعدہ کیا گیا۔ تب انہیں معلوم ہوگا [illegible] ہے۔ اور کس کا کمزور ہے [illegible] ہے۔ اور نہ سامان [illegible] پر غالب

بہت سے فسادات اسی کمزوری ایمان کی وجہ سے ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ پر پورا پورا بھروسہ نہیں ہوتا۔ چند ہی دن ہوئے۔ جب ایک شخص نے میرے سامنے یہ بات بیان کی۔ کہ کچھ لوگ ہیں۔ جو سب کچھ اپنے قبضہ میں کر لینا چاہتے ہیں۔ تو میں نے اسے نصیحت کی۔ کہ یہ جماعت خدا کی ہے یا تمہاری۔ اگر خدا کی ہے۔ تو جو اسے اپنے قبضہ میں کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے قبضہ میں آ بھی جائے۔ تو کیا انھوں نے ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ کہ ان پر موت نہیں آئے گی۔ ایک لمحہ میں خدا تعالیٰ ان کی جان نکال کر جماعت کو ان کے قبضہ سے آزاد کر سکتا ہے ؎

پس کامیابی کے لئے اصل چیز خدا پر بھروسہ ہے۔ جن کا خدا پر بھروسہ ہوتا ہے ان کی کامیابی کے لئے خدا تعالیٰ خود سامان مہیا کر دیتا ہے ؎

قُلْ اِنْ اَدْرِیْٓ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَہٗ رَبِّیْٓ اَمَدًا ۝

جب کہا جاتا ہے۔ کہ عذاب آئے گا۔ تو فوراً یہ سوال ہوتا ہے۔ کہ کب آئے گا اس کے متعلق خدا تعالے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتا ہے کہو اس سے مجھے کیا تعلق؟ کہ کب آئے گا۔ میں عالم الغیب نہیں ہوں۔ جتنا خدا نے مجھے علم دیا۔ اتنا میں نے تمہیں بتایا ہے ؎

قرآن کے لحاظ سے غیب کے جاننے والا عالم الغیب نہیں کہلا سکتا۔ دیکھو یہاں ایک طرف تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مخالفین کو کہتے ہیں۔ اگر تم نے میری اطاعت نہ کی تو تباہ ہو جاؤگے۔ اور یہ غیب کی بات نہیں تو اور کیا ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ کہتے ہیں۔ کہ میں عالم الغیب نہیں۔ مجھے کیا پتہ ہے۔ کہ کب عذاب آئے گا۔ اس کا مطلب یہی ہے۔ کہ جو خدا سے علم پا کر کوئی بات بتاتا ہے۔ وہ عالم الغیب نہیں ہوتا۔ وہ تو خدا تعالے کی بتائی ہوئی بات کی نقل کرتا ہے ؎

تو فرمایا کہدے۔ اِنْ اَدْرِیْٓ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَہٗ رَبِّیْٓ اَمَدًا ۝ کہ میں نہیں جانتا۔ وہ چیز قریب ہے جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے یا اس کے لئے لمبی مدت ہے ؎

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْھِرُ عَلٰی غَیْبِہٖٓ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّہٗ یَسْلُکُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہٖ رَصَدًا ۝

وہی غیب کا جاننے والا ہے۔ پس وہ کسی کو اسپر غلبہ نہیں دیتا مگر اُسے جسے پسند کرتا ہے وہ کون ہوتا ہے۔ وہ اس کا رسول ہوتا ہے۔ وہ اس رسول کے آگے اور پیچھے محافظ بھیجتا ہے۔ ان کی حفاظت کے سامان کرتا ہے ؎

اس میں بتایا۔ کہ رسالت کا کلام دنیا میں ایسے تغیرات پیدا کرتا ہے کہ ضرور لوگ اس کی مخالفت کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مگر خدا اپنے رسول کو غلبہ دیتا ہے۔ اور مخالفین کو شکست حاصل ہوتی ہے ؎